ABC Certified Weekly MASAEL Quetta

مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران

ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران

03136823946

masaelqta@gmail.com

www.weeklymasaelquetta.com

جلد نمبر 23 | 22 جون تا 28 جون 2020ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر 24

بلوچستان کی ممتاز دینی وروحانی شخصیت جن کا ان دنوں عرس منایا جارہا ہے

پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کا سالانہ عرس مبارک

آپ کا سالانہ عرس کوئٹہ اور کراچی میں الگ الگ دنوں میں منایا جاتا ہے

اشاعت خاص

تحریر: اسرار محمد کھیتران

نسل انسانی پر خلق کائنات کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ان اولیائے کرام اشاعت اسلام کا اہم ترین ذریعہ ہیں صدق و صفا کے یہ پیکر دنیا کے گوشہ گوشہ میں روحانیت کا نور پھیلاتے رہے سرکار دوعالم حضرت محمد کا فرمان مبارک ہے کہ جب تک زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا موجود ہوگا قیامت نہیں آئے گی۔ یہ ان مبارک ہستیوں کی طرف ہی اشارہ ہے جو ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت بھی دنیا کو تمام حجت سے محروم نہیں رکھتا۔ کوئی وقت کوئی زمانہ اولیاء اللہ سے خالی رہا نہ رہے گا۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے قدوۃ السالکین ، زبدۃ العارفین پیر سید محمد یوسف شاہ غازیؒ اس دنیائے فانی سے پیر 27 اپریل 1953ء کو رحلت فرما گئے تھے۔ حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی اور ان کے بھائیوں کی پرورش اور تعلیم آپ کے چچا حضرت پیر سید مسکین شاہ نے کی جو آپ کے مرشد کامل بھی تھے۔ تعلیم وغیرہ سے فراغت کے بعد مرشد کامل کے حکم پر بہت ہی کم عمری میں مسند طریقت پر فائز ہوئے اور آپ نے خلق خدا کی خدمت کیلئے اپنی پوری زندگی وقف کردی تھی۔ 22 سال قبل کراچی میں گردے کے علاج کے دوران ڈاکٹروں کی غفلت کی وجہ سے آپ کا ایک گردہ جو ٹھیک حالت میں تھا ناکارہ ہوگیا اور نکالنا پڑا اس کے بعد آپ نے

قادری چشتی ولد حضرت پیر سید محمد یوسف شاہ غازیؒ نے ساری زندگی رب کریم کی یاد میں گزاری اور قلب کو منور کر بھی دنیا آپ نے میں دشمنوں کو اسلام آپ عموماً اسلام کی عشق و عشق مصطفیٰ سے اپنے فرمایا آپ دنیا میں رہ سے بے نیاز رہے اپنی حیات مبارکہ سے بھی پیار کیا آپ سے دلی لگاؤ تھا فرمایا کرتے تھے کہ بنیاد جن لوگوں نے محبت پر رکھی وہ لوگ حقیقت میں

مقصد تزکیہ نفس ہے یہ کسب حلال، صبر اور خدمت خلق کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کا فرمان ہے کہ رزق حرام اور دھوکہ دہی سے گریز کریں اور اپنی بڑھائی کی خاطر غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے، ہر عمل اللہ کی خوشنودی کیلئے کیا جانا چاہئے ظاہرہ حالت کی درستگی کیساتھ ساتھ اپنے باطن کی درستگی بھی بے حد ضروری ہے۔

حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی فرمایا کرتے تھے کہ بیعت ایک اہم درجہ ہے جب کوئی شخص کسی شیخ کا مرید ہوجائے تو پھر مرید کا یہ حق ہے کہ اس پرکار بند رہے اور شیخ کے تصور سے طریقت کی منازل کو طے کرے۔ اہل ایمان کیلئے شیخ کی بیعت کو توڑنا ایک بڑا جرم ہے۔ اس لئے مرید کو چاہئے کہ کسی شیخ کی بیعت کرنے سے قبل بہت سوچ بچار سے کام

یعنی دل کی گہرائیوں سے راہ حق کو قبول کرلیتا۔

مسلسل بیماری کے باوجود آپ نے خلق خلق خدا کی خدمت اور فیوض و برکات کا سلسلہ جاری رکھا۔ لوگ دور دراز سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور فیض یاب ہوکر جاتے آپ 30 جون 1997ء بروز پیر اذان مغرب کے وقت خالق حقیقی سے جاملے اور یکم جولائی 1997ء کو آپ کی میت بذریعہ طیارہ کراچی سے کوئٹہ لائی گئی نماز عصر کے وقت آپ کو والد ماجد حضرت پیر سید محمد یوسف شاہ غازیؒ کے

ہونے سے روکنے کیلئے تمام تقریبات (محفل قوالی ، محفل نعت اور دیگر) تقریبات منسوخ کردی گئی ہیں تاکہ دربار شریف میں عوام کی آمد رفت زیادہ نہ ہو پیر

اس سال کورونا وباء کے باعث دربار غوثیہ یوسفیہ جیل روڈ ہدہ میں عرس کی تقریبات منسوخ کردی گئی ہیں

”سجادہ نشین“ پیر سید نور علاؤ الدین شاہ قادری چشتی کا مریدین اور عقیدتمندوں کو گھر میں ہی قرآن خوانی اور درود پڑھنے کی ہدایت

کی اصلاح اور صراط مستقیم دکھانے کیلئے مختلف اوقات میں پیغمبروں کو بھیجا جنہوں نے بھٹکی ہوئی انسانیت کی رہنمائی کی اور حیوانیت پر انسانیت کو فتح دلائی سرکار دوعالم حضور پاک ﷺ سے قبل جتنے بھی انبیاءؑ تشریف لائے ان کے پیغام کا دائرہ کسی خاص قوم قبیلہ یا گروہ انسان کی اصلاح و ہدایت کا کام ہوتا تھا لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دونوں جہانوں کیلئے رحمت و ہدایت بن کرآئے اور انبیاء کرام کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ ان کی اطاعت کریں اور اس اطاعت کے ذریعے اپنے خالق حقیقی کی رضا حاصل کریں۔ صوفیائے کرام کی اصطلاع میں ولی اس کو کہتے ہیں جس کا دل ذکر الٰہی میں مستغرق رہے شب و روز تسبیح وتحلیل میں مصروف ہو اس کا دل محبت الٰہی سے لبریز ہو اور کسی غیر کی وہاں

مطالعہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس سرزمین پر ایمان کی شمع مسلمان صوفیائے کرام نے ہی روشن کی ہے۔ اسلام کی تبلیغ اور مقبولیت کیلئے جو کام بے سروسامانی میں درویش اور فقیر کرگئے ہیں وہ شہنشاہ بھی نہ کرسکے۔ برصغیر کے گوشہ گوشہ میں مسلمان صوفیاء اور اولیاء اللہ کے مزارات آج بھی مسلمانوں کیلئے مقدس مقامات کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی رونق اور آب و تاب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

ان بزرگان دین میں ایک نام حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کا

مسلسل کراچی میں قیام فرمایا تاہم خلق خدا کی خدمت جاری رکھی۔ آپ اکثر اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو نماز کی ادائیگی اور حضورؐ پر دورد وسلام بھیجنے کی تلقین فرماتے تھے اور فرماتے کہ جھوٹ، چغلی ، رشوت خوری ، دھوکہ دہی سمیت دیگر غیر اسلامی کاموں سے دور رہیں اور فرمایا کرتے کہ والدین کا احترام اور خدمت کیا کریں۔ آپ کا ظاہر و باطن ایک تھا اور اللہ کے فضل و کرم

کامیاب و کامران ہیں جو عقل کے پیچ وخم میں پھنس گئے وہ اپنی کامیابی کو کامیابی نہ سمجھیں کیونکہ جس کامل و اکمل اسلام کو آقائے نامدار مخلوق خدا کی طرف لے آئے تھے اس واسطے آپ نے دین خدا پر تکلیفیں اٹھا کر شکر الٰہی کا اظہار فرمایا۔ حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ

لے۔ اور مرید پر لازم ہے کہ اپنے مرشد سے وفاداری ، دیانتداری ، عقیدت و خلوص نیت مظاہرہ کرے تاکہ مرید روحانی فیض سے مستفیض ہو سکے اور شیخ کے بتائے ہوئے وظائف کرکے اپنی منزل اور معرفت الٰہی کا نور حاصل کرسکے۔

حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کے دن خدمت

پہلو میں دفن کردیا گیا جس جگہ کی آپ نے اپنی زندگی میں ہی وصیت کر دی تھی۔

دریں اثناء حضرت پیر سید نور علاؤالدین شاہ قادری چشتی ”سجادہ نشین“ دربار غوثیہ یوسفیہ جیل روڈ ہدہ کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت پیر نور نبی شاہ قادری چشتیؒ کے مریدین و عقیدتمندان نے شرکت کی اجلاس میں فیصلہ کیا

نے اپنے مریدین اور عقیدتمندان سے کہا ہے کہ وہ گھر ہی میں رہ کر قرآن خوانی اور تسبیحات پڑھیں اور پیر نور نبی شاہ قادری چشتی کی روح کو ایصال ثواب کردیں اس سال لنگر عام نہیں ہوگا بلکہ پارسل لنگر آنے والوں کو دیا جائیگا ، پیر صاحب نے فرمایا کہ عرس مبارک میں کورونا وائرس کے اختتام کیلئے دعا کی جائیگی تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے وسیلے سے اس وباء کو ختم کردے ، امین ، واضح رہے حضرت پیر سید نور نبی شاہؒ کا عرس مبارک 28,29,30 جون کو منایا جاتا تھا ، پیر صاحب نے اپنے ایک راڑاشم کے مرید مرتضیٰ بزدار اور حبیب اللہ کھیتران کی وفات پر گہرے دکھ اور

پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی — مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

آپ کا عرس مبارک ہر سال سجادہ نشین پیر سید نور علاؤ الدین شاہ قادری چشتی کی زیر نگرانی دربار غوثیہ یوسفیہ (دربار پیر یوسف شاہ غازیؒ) جیل روڈ ہدہ میں 28 تا 30 جون کو کوئٹہ میں نہایت عقیدت واحترام کیساتھ منایا جاتا ہے جبکہ اس سال کورونا وباء کے باعث عرس مبارک کی تقریبات منسوخ کردی گئی ہیں

سجادہ نشین دربار غوثیہ یوسفیہ پیر سید نور علاؤ الدین شاہ قادری چشتی

پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کا فرمان: رزق حرام اور دھوکہ دہی سے گریز کریں اور اپنی بڑھائی کی خاطر غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے

آپ اکثر اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو نماز کی ادائیگی اور حضورؐ پر دورد وسلام بھیجنے کی تلقین فرماتے تھے اور فرماتے کہ جھوٹ، چغلی، رشوت خوری، دھوکہ دہی سمیت دیگر غیر اسلامی کاموں سے دور رہیں اور فرمایا کرتے کہ والدین کا احترام اور خدمت کیا کریں

گنجائش تک نہ ہو اگر وہ کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ صرف اللہ کیلئے اور اگر نفرت کرتا ہے تو وہ بھی صرف اللہ کیلئے۔ بھی ہے۔ جن کی پیدائش 6 اگست 1947ء کو دربار غوثیہ یوسفیہ جیل روڈ ہدہ کوئٹہ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد حضرت پیر طریقت حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی صاحب ان تمام اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ جس طرح ان کو ظاہری حسن حاصل تھا ویسے ہی باطنی طور پر بھی طریقت کے حسن سے مزین تھے۔

آپ کی طبیعت میں حد درجہ سادگی تھی اور گفتگو نہایت شائستہ و نرم مختصر یہ کہ قول و فعل کے میدان میں ان میں تضاد نہ تھا ریاکاری نمود و نمائش نہ تھی ان کا ہر فعل و عمل اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتا ، حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی قادری چشتی اپنے زمانے میں نایاب ہستی تھے سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو سوالی در پر آیا اس کے سوال کو رد نہ فرماتے تھے۔ ولی وہ ہے جو نفس کی برائیوں سے پاک وصاف ہو، تصوف کا بنیادی خلق اور راتیں عبادت الٰہی میں بسر ہوتیں آپ بے مثال اور باکمال پیر طریقت تھے۔ طریقت کا مخالف جب کبھی ان کے پاس آتا تو پہلی ملاقات میں ہی طریقت کا قائل ہوجاتا گیا کہ دربار شریف میں منائے جانے والا عرس مبارک اس سال کورونا وائرس کی وباء سے بچنے کیلئے حکومت کے اعلان کردہ حفاظتی تدابیر کی روشنی میں عرس مبارک میں عوام کو ایک جگہ اکٹھا رنج کا اظہار بھی کیا کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ صبر و ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، امین۔

موسیٰ خیل اور شیرانی کے عوام کی امیدوں کا محور

سردار بابر خان موسیٰ خیل

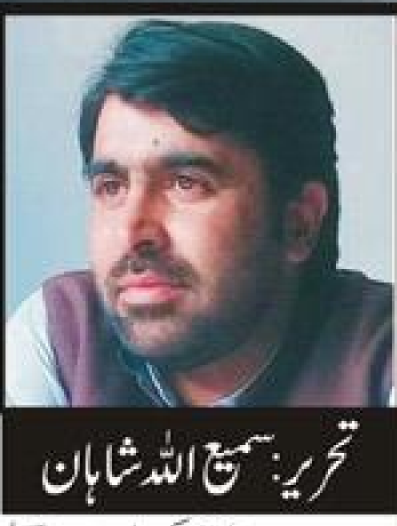

تحریر: سمیع اللہ شاہوان

ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی سردار بابر خان موسیٰ خیل بلوچستان کی سیاست کا ایک ابھرتا ہوا ستارہ ہے یہ اعلیٰ اخلاق کا مالک خوبصورت نوجوان پہلی بار بلوچستان کے صوبائی حلقے پی بی ون موسیٰ خیل کم شیرانی سے پاکستان تحریک انصاف کی ٹکٹ پر رکن اسمبلی منتخب ہوا ہے

ان دونوں اضلاع کا بلوچستان کے پسماندہ ترین اضلاع میں شمار ہوتا ہے ان اضلاع میں نہ تو سڑکیں ہیں اور نہ ہی صحت کی کوئی سہولت میسر ہے ان اضلاع میں شاذ ہی لوگوں کو صاف پینے کی پانی کی سہولیات میسر ہیں خواندگی کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے

دو ہزار اٹھارہ کی الیکشن کمپین میں ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی سردار بابر خان موسیٰ خیل کا اہم موضوع ان اضلاع کو باقی صوبے سے ہم آہنگ کرنے پر تھا اسی پسماندگی کو دور کرنے کیلئے ضلع موسیٰ خیل اور ضلع شیرانی کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر سردار بابر خان موسیٰ خیل کا ساتھ دیا

ان اضلاع کے بوڑھے بزرگ چھوٹے بڑے خاص کر نوجوان طبقہ دو ہزار اٹھارہ کے الیکشن میں سردار بابر خان موسیٰ خیل کے شانہ بشانہ الیکشن کمپین کر رہا تھا ان نوجوانوں کا سب سے بڑا مفاد ان اضلاع میں تبدیلی لانا تھا ان اضلاع کی پسماندگی کو دور کرنا تھا

پچیس جولائی کو نوجوانوں کا ایک سمندر تھا جو امڈ آیا تھا ہر الیکشن بوتھ پر نوجوانوں کی لمبی قطاریں تھی جو شدید گرم موسم میں پسینے سے شرابور بھوک اور پیاس کی شدت کو محسوس کرنے کے باوجود لائینوں میں لگ کر اپنے مستقبل کے خوبصورت خوابوں کو حقیقت کا رنگ دینے کیلئے ووٹ ڈالنے کیلئے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے

چھبیس جولائی کا سورج ضلع موسیٰ خیل اور ضلع شیرانی کے نوجوانوں کی محنت خواہشات اور امنگوں کا مظہر تھا یہ سورج اپنے ساتھ کامیابی اور کامرانی کی نوید لے کر ابھرا تھا نوجوانوں کے خوابوں کی تعبیر کو عملی جامہ پہنانے کا وقت آ پہنچا تھا سردار بابر خان موسیٰ خیل کے شانہ بشانہ چلنے والے ان نوجوانوں کی محنت رنگ لے آئی تھی یہ ایک روشن صبح تھی سردار بابر خان موسیٰ خیل اپنے مخالفین کو شکست دیکر جیت کی کٹھن اور دشوار منزلوں کو طے کر چکے تھے

چھبیس جولائی دو ہزار اٹھارہ کا دن ضلع موسیٰ خیل اور ضلع شیرانی کے نوجوانوں کیلئے عید کا دن تھا اس دن کا انتظار نوجوانوں نے کئی سالوں سے کیا تھا سردار بابر خان موسیٰ خیل کی انتھک محنت اور نوجوانوں کی لگن رنگ لائی تھی اور اس رنگ کی لالی سردار بابر خان موسیٰ خیل کے ہر سپورٹر کے چہرے پر خوشیوں اور شادمانیوں کی صورت میں پھوٹ رہی رہی تھی

سردار بابر خان موسیٰ خیل بلوچستان کی مخلوط حکومت میں ڈپٹی اسپیکر کے عہدے پر فائز ہیں سردار بابر خان موسیٰ خیل بلوچستان کے سب سے نوجوان رکن اسمبلی ہیں سردار بابر خان موسیٰ خیل کو ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی کا حلف اٹھائے ابھی بائیس ماہ ہوگئے ہیں اور ان بائیس ماہ میں ضلع موسیٰ خیل اور ضلع شیرانی میں دہائیوں کے کام پایہ تکمیل تک پہنچائے ہیں

ترقیاتی کاموں کا ایک جال سا بچھ گیا ہے کئی دیہاتوں میں لنکس روڈ اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جہاں صحت کی سہولت کا فقدان تھا آج ان علاقوں میں صحت کی سہولت ہے ڈسپنسریوں میں ضرورت کے مطابق ہر دوائی موجود ہے جہاں پہلے انسان اور جانور ایک جگہ آلودہ پانی پیتے تھے واٹر سپلائی سکیمات کی وجہ سے آج ان لوگوں کو صاف پینے کا پانی میسر ہے کئی بے روزگاروں کو روزگار ملا ہے کئی بے سہاروں کو سہارا ملا ہے کئی یتیموں کے سر پر سردار بابر خان موسیٰ خیل نے دست شفقت رکھا ہے نوجوانوں کو برسر روزگار کرنے پر ... ہے متاثر ہو کر ان کی بوڑھی مائیں سردار بابر خان موسیٰ خیل کیلئے دست بدستہ دعا گو ہیں ڈپٹی اسپیکر شپ کی انتھک اور گونگوں کی مصروفیات کے باوجود سردار بابر خان موسیٰ خیل اپنے حلقے کی عوام کیلئے وقت نکالتے ہیں اور انکے مسائل سن کر ترجیحی بنیادوں پر ان مسائل کو حل کرتے ہیں سردار بابر خان موسیٰ خیل نے اپنے حلقے کے لوگوں کیلئے اخلاص اور محنت کے ذریعے کئی مخالفین بھی سردار بابر خان موسیٰ خیل کے گن گاتے ہیں کئی مخالفین کو سردار بابر خان موسیٰ خیل ... پی ٹی آئی میں شمولیت کا اعلان کر چکے ہیں۔

ضلع موسیٰ خیل اور ضلع شیرانی کے لوگوں کیلئے سردار بابر خان موسیٰ خیل امید کی وہ کرن ہیں جسکا خواب لوگوں نے کافی عرصے سے دیکھ رکھا تھا سردار بابر خان موسیٰ خیل لوگوں کی امیدوں کا مرکز ہیں ہر ایک سے خندہ پیشانی اور محبت سے ملتے ہیں انکے کوئٹہ آفس میں ہمیشہ لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے سردار بابر خان موسیٰ خیل سکون اور صبر کے ساتھ سب کے مسائل سنتے ہیں چاہے وہ جس بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو۔

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔

رابطہ نمبر: 03327865820 واٹس ایپ: 03136823946

Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ ادارہ)

صوبہ بلوچستان میں کورونا کے پھیلاؤ میں اضافہ

حکومت بلوچستان کے ترجمان لیاقت شاہوانی نے دعویٰ کیا ہے کہ کورونا وائرس کا پھیلاؤ دوسرے صوبوں کی نسبت بلوچستان زیادہ ہے صحت یاب ہونے والے افراد کی شرح 38 فیصد ہے کوئٹہ میں بھی پھیلاؤ کی شرح میں کمی آنے کے بعد اب 68 فیصد ہوگئی اب شہریوں نے کورونا کو سنجیدہ لیا ہے اب شہروں کو پتہ چلا کرونا حقیقت ہے شہریوں میں ایس او پیز پر عمل درآمد کرتے دکھائی دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلے ٹیسٹ کرانے کم تعداد کم تھی جسے اب بڑھا کر روزانہ کی بنیاد پر 1500 ٹیسٹ کرنے کی صلاحیت کی لی گئی ہے اب تک بلوچستان میں 45 ہزار سے زائد کورونا وائرس کے ٹیسٹ کئے گئے ہیں دوسرے صوبوں کی نسبت بلوچستان میں کورونا کے پھیلاؤ کی شرح زیادہ ہے لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ اب بلوچستان میں صحتیاب ہونے کی شرح میں اضافے کے بعد شرح 38 ہو چکی ہے شرح اموات 2 فیصد ہے گزشتہ ہفتے کیسز میں کمی آئی ہے جون میں کیسز میں 25 فیصد اضافہ ہوا تھا موجودہ ہفتے میں کیسز میں کمی آئی ہر گزرتے ہفتے میں کیسز میں کمی آرہی ہے کوئٹہ میں بھی پھیلاؤ کی شرح میں کمی آنے کے بعد اب 68 فیصد ہوگئی اب شہریوں نے کورونا کو سنجیدہ لیا ہے اب شہروں کو پتہ چلا کرونا حقیقت ہے شہریوں میں ایس او پیز پر عمل درآمد کرتے دکھائی دیتے ہیں مزید تین اضلاع میں کیسز آنے کے بعد کے بلوچستان کے تمام اضلاع کورونا سے متاثر ہوئے ہیں متاثرہ افراد کی صرف 2 فیصد آئسولیشن وارڈ میں جبکہ 98 فیصد گھروں میں زیر علاج ہے۔ تعلیمی اداروں کے حوالوں سے ایس او پیز بنائی جارہی ہے اور امید ہے کہ پندرہ جولائی تک حتمی فیصلہ کرلیا جائے گا گزشتہ روز طلباء نے آن لائن کلاسز کیخلاف احتجاج کیا ان کے مطالبات جائز ہے۔ بلوچستان کے اکثر علاقوں میں انٹرنیٹ کی سہولت نہیں ہے بجٹ میں تعلیمی کیلئے 70 ارب روپے تعلیمی سرگرمیاں فعال کرنے کیلئے مختص کیے گئے ہیں گزشتہ روز واقع افسوسناک ہے اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے نوٹس لیا ہے ٹڈی دل بلوچستان کے تمام اضلاع میں موجود ہے متعلقہ اداروں کی جانب سے اسپرے بھی کیا جارہا ہے۔ لیاقت شاہوانی نے کہا کہ کرونا وائرس کی وجہ سے عوام جس مشکلات و مصائب کا شکار ہیں صوبائی حکومت اس سے نہ بخوبی آگاہ ہے بلکہ عوام کو ممکن ریلیف دینے کیلئے اقدامات بھی کیے جارہے ہیں یہ امراض جب تک پھیلاؤ کے حوالے سے انتہائی اہم ہے کہ دُنیا بھر میں لاک ڈاؤن سے معیشت کو شدید دھچکا لگا ہے اور اب لاک ڈاؤن میں ہر جگہ نرمی کردی گئی ہے ہمارے ہاں بھی عوام خصوصاً دیہاڑی دور طبقے کی مشکلات کے حوالے سے حکومت نے لاک ڈاؤن میں نرمی کی ہے اب یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم کرونا کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے طے شدہ ایس او پیز پر سختی سے خود بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی راغب کریں صوبائی حکومت نے غریب و نادار لوگوں کی مشکلات کے پیش نظر ان وامدادی اقوام میں راشن بھی تقسیم کی ہیں۔ ڈاکٹروں کو کرونا وائرس مدنظر رکھتے ہوئے ان کیلئے اجافی بونس کا اعلان اور ان تمام ڈاکٹرز اور سرکاری اہلکار جو کرونا وائرس مریضوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔ ان کو شہداء میں شامل کیا جائے گا اس طرح وکلاء برداری کیلئے بھی 50 لاکھ روپے کا پیکج دیا گیا۔

26 جون تشدد کے خاتمے کا عالمی دن

ہم اپنے مفادات میں کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں چاہے کسی کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے مگر تشدد میں زیادہ تر مخالفین سیاسی ووٹرز ہی آتے ہیں یا پھر سیاستدان اپنے مفاد کی خاطر لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑتے ہیں اگر شہباز شریف کا ماڈل ٹاؤن کیس یاد کریں تو کئی لوگوں پر تشدد یاد آتا ہے اور کئی لوگوں کی لاشیں نظر آتی ہیں ۔سیاست کی بھینٹ لوگ آج نہیں چڑھ رہے قرون وسطی بالخصوص صلیبی جنگوں اور ناپسندیدہ مذہبی فرقوں کے خلاف بدترین انتقامی کاروائیوں کے دور میں بدترین دیوانگی حد تک پہنچے ہوئے مذہبی جوش وخروش نے اس قبیح طرز عمل کو سند عطا کی اگر اس کا بھی بغور تجزیہ کیا جائے تو اس میں بھی اپنے اقتدار کا غلبہ برقرار رکھنے کے بہانوں کو معقولیت اور مذہبی تقدس کا لبادہ پہنانے کی کوشش کے سوا کچھ بھی نہیں آج کے دور میں بھی مذہبی اور سیاسی اختلافات کی آڑ میں اپنے اقتدار کیلئے تشدد ہونا عام سی بات ہے ۔قدرتی اور زرخیز زمین پر قابض ہونے کا لالچ بھی خونریز جنگوں کا محرک رہا جس کا لامحالہ نتیجہ تشدد کی بدترین صورت میں نکلا مگر تاریخ گواہ ہے کہ اس لالچ کی بھینٹ کئی افراد چڑھ گئے جن میں مفاد صرف چند لوگوں کا تھا جنہوں نے اپنی طاقت اور اقتدار کی ہوس میں لاکھوں لوگوں کو ایندھن کی بھٹی میں دھکیل دیا اقوام متحدہ کا ادارہ 1945 سے تشدد کے خاتمہ کیلئے جدوجہد کر رہا ہے انسانی حقوق کے عالمی منشور کے دفعہ 5 بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی انسان کو تشدد وظالمانہ یا ہتک آمیز سلوک کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا یاد رہے کوئی بھی ایسا اقدام جس کے ذریعے کسی بھی انسان اس کے بارے میں یا کسی تیسرے فرد کے بارے میں معلومات یا اقبالی بیان حاصل کرنے کی غرض سے اسے دانستہ طور پر اسے جسمانی، ذہنی تکلیف یا اذیت پہنچائی جائے کسی ایسے اقدام کیلئے سزا دینا جو اس سے یا کسی تیسرے شخص سے سرزد ہوا ہو یا اس کے سرزد کیے جانے کے یا کسی تیسرے شخص کو ڈرانے دھمکانے میں انتقامی کاروائیوں کا نشانہ بنایا یا پھر کوئی ایسی تکلیف دی یا اذیت دی کے معاملے میں امتیازی سلوک روا رکھنا یا سرکاری اہل کاروں یا دیگر سرکاری حکام پر یا ان کی رضامندی سے ایسی کاروائیاں کرنا اس تعریف میں وہ سزائیں اور تکالیف شامل نہیں جو قانونی تعزیرات پر عمل کے نتیجے میں پہنچ سکتی ہے۔یہاں پر میں ضلع مظفر گڑھ کی تنظیم ایمز آرگنائزیشن کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کیونکہ اس ادارہ نے ہمیشہ مظفر گڑھ میں ہمیشہ عورتوں پر تشدد کے خلاف نہ صرف آواز اٹھائی بلکہ کئی لوگوں کو راہ راست پر بھی لے آئے اس ادارہ کی نظر حبیب جالب کے کچھ اشعار: اس دیس میں لگتا ہے عدالت نہیں ہوتی، جس دیس میں انسان کی حفاظت نہیں ہوتی، مخلوق خدا جب کسی مشکل میں ہو پھنسی، سجدے میں پڑے رہنا عبادت نہیں ہوتی ہر شخص سر پہ کفن باندھ کے نکلے، حق کیلئے لڑنا تو بغاوت نہیں ہوتی (حبیب جالب) 80 کی دہائی میں اقوام متحدہ کی اسمبلی نے اپنی قرارداد 39/46 کے تحت تشدد اور دیگر ظالمانہ غیر انسانی یا ہتک آمیز سلوک یا سزاؤں کے خلاف قرارداد پیش کی پھر 26 جون 1987 سے یہ قانون نافذ العمل کر کے تشدد کو سنگین جرم قرار دیتے ہوئے رکن ریاستوں کو پابند بناتا ہے کہ وہ مرتکب افراد کو قانون کے کٹہرے میں لاکھڑا کریں اور انہیں سزائیں دیں یہ انسانی تشدد کا اہم اقدام تھا کہ یہ تشدد غیر انسانی اور ذلت آمیز سلوک یا سزاؤں کی ہر ایک صورت مطلق طور پر اور دنیا بھر میں غیر قانونی ہے آخر کار دسمبر 1997 میں اقوام متحدہ نے 26 جون کے اس تاریخی دن کو تشدد کے شکار افراد کی حمایت کے عالمی دن کے طور پر منانے کی منظوری دی تشدد کے خاتمے کا عالمی دن انسانی حقوق کے 6 بڑے معاہدات میں سب سے کم توثیق کردہ معاہدہ ہے اپنے قارئین کو بتاتا چلوں 2002 تک صرف 128 ممالک نے براعظم ایشیاء سے اس معاہدہ پر دستخط نہ کرنے والوں میں لاؤس، ملائشیا، برما، برونائی، بھوٹان، شمالی کوریا، سنگاپور، تھائی لینڈ، ویت اور پاکستان شامل تھے۔موجودہ دور میں بھی اقتدار کا فقرہ اکثر سننے کو ملتا ہے کیونکہ جدید اور مہذب دور میں بھی حکمران اپنی عوام پر غاصبانہ تصرف کیلئے تشدد کی بدترین صورتوں کا سہارا لے رہے ہیں تشدد جیسی برائی کے اسباب تلاش کرنے کی کوشش میں اختیارات اور اقتدار کی ہوس سر فہرست نظر آتے ہیں دور جدید میں نسل تطہیر اور نسل کشی جیسی اصلاحات سے بھی آشنا ہوئے ہیں یہ بہیمانہ کاروائیاں بجائے خود تشدد کے بنیادی محرک نہیں بلکہ اقتدار کی ہوس میں بڑھی مفروضہ دوست اور دشمن کھڑے کر کے اپنے مقاصد تک رسائی حاصل کرتا ہے چنانچہ تشدد کے پیچھے اقتدار پر غلبہ یعنی نفسیاتی محرکات دوسروں کے وسائل پر قابض ہونا درندگی پر مبنی اقتدار کے بھوکوں پر جن میں چند مٹھی بھر اہل لوگوں کے حق پر قبضہ جمانا اقوام متحدہ کی غیر فعال تنظیموں کے اعداد وشمار کے مطابق دنیا کے 23 ممالک عوام پر غاصبانہ تصرف کیلئے تشدد کا بدترین سہارا لے رہے ہیں جس میں ترقی یافتہ صنعتی ممالک بھی شامل ہیں انسانوں کو بچانے اور کرہ ارض کو تشدد سے پاک کرنے کیلئے عالمی برادری کو فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے بلکہ ہنگامی بنیادوں پر عمل کرنے کی بھی ضرورت ہے معاشرے کو مہذب بنانے کی یہی ایک صورت ہے اس کرہ ارض پر زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کیلئے عالمی برادری کو بلا امتیاز قومیت و نسل کو آواز اٹھانے کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات کرنا ہوں گے۔

بلوچستان کا صوبائی بجٹ، مالی سال 2020-21

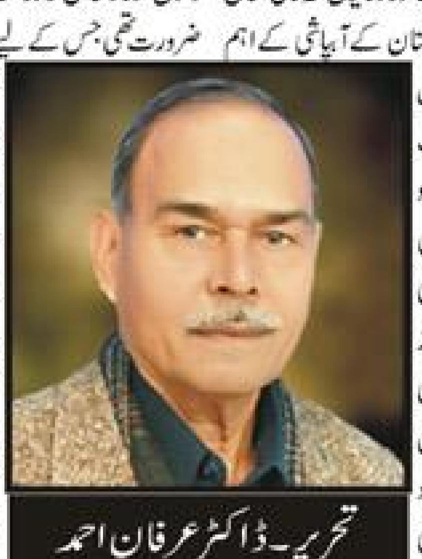

تحریر۔ ڈاکٹر عرفان احمد بیگ،، تمغہ امتیاز،،

بجٹ سازی گزشتہ صدی سے ملکوں اور ملکوں کے صوبوں کے لیے ایک اہم ترین مالی اقتصادی سیاسی شعبہ بن چکا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج کے جمہوری دور میں جہاں چار یا پانچ سال کی مدت کے لیے عام انتخابات کی بنیاد پر حکومتیں بنتی ہیں تو یہ حکومتیں عموماً چار یا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ بناتی ہیں جو پاکستان کی طرح پوری دنیا میں پنج سالہ منصوبہ کہلاتا ہے اور اس منصوبے میں تعمیر و ترقی کے جو اہداف وفاقی وصوبائی حکومتیں مقرر کرتی ہیں اُن کو سالانہ بجٹوں کی بنیاد پر حاصل کرنے کا روڈ میپ ہی سرکاری بجٹ ہوتا جو عام گھریلو بجٹ سے دو طرح سے مختلف ہوتا ہے نمبر ایک یہ کہ سرکاری بجٹ گھریلو بجٹ کے مقابلے میں بالکل الٹا ہوتا ہے یعنی گھریلو بجٹ میں پہلے آمدن یا آمدنی ہوتی ہے تو اس کو دیکھ کر اخراجات طے کئے جاتے ہیں اگر آمدنی زیادہ ہے تو پھر غیر ضروری اخراجات بھی رکھ لیے جاتے اور اگر آمدنی کم ہے تو پھر اخراجات کو محدود کیا جاتا اور صرف بنیادی ضروریات کو ترجیح دی جاتی ہے، مگر اس کے برعکس سرکاری بجٹ میں پہلے آئندہ مالی سال کے اخراجات رکھے جاتے ہیں اور پھر ان اخراجات کے لیے وسائل کا تعین کیا جاتا ہے نمبر دو کہ گھریلو بجٹ ماہانہ بنیادوں پر بنایا جاتا ہے اور سرکاری صوبائی یا وفاقی بجٹ سالانہ بنیادوں پر تیار کیا جاتا ہے سرکاری بجٹ اِن دونوں اعتبار سے گھریلو بجٹ سے اس لیے مختلف ہوتا ہے کہ سرکاری بجٹ میں ملک یا صوبے کی تعمیر و ترقی کے مقررہ اہداف کو حاصل کرنا ہوتا پھر خصوصاً ہمارے جیسے ترقی پذیر ملکوں میں جہاں آج آبادی میں سالانہ اضافہ دو سے ڈھائی فیصد ہے جو سالانہ شرح اموات کی نسبت دگنا ہے اس لیے ہر بجٹ میں ہر سال لاکھوں کی تعداد میں نئی آبادی کے لیے روزگار، تعلیم، صحت، سماجی بہبود اور دیگر شعبوں میں ان کی ضروریات کو بھی پورا کرنا ہوتا اور دنیا کے دیگر خطوں اور ملکوں سے مقابلے کی بنیاد پر اپنی ترقی اور پیداوار کی رفتار میں بھی اضافہ کرنا ہوتا ہے عام حالات میں حکومتیں متوازن اور کم سے کم خسارے اور بعض مرتبہ بغیر خسارے کے بجٹ دیتی ہیں اس لحاظ ہم اپنی بجٹ کی تاریخ کو دیکھیں تو پاکستان کے قیام کے بعد ملک کا پہلا بجٹ مالی سال 1948-49 جس کا کل حجم 89 کروڑ 57 لاکھ تھا اس میں آمدنی 79 کروڑ 57 لاکھ تھی اس لیے خسارہ 10 کروڑ تھا اسکے بعد پانچ قومی بجٹ بغیر خسارے کے تھے اور ان میں بچت تھی پھر 1954-55 کا ایک قومی بجٹ خسارے کا بجٹ تھا اور اس کے بعد 1969-70 تک کے 14 قومی بجٹ بچت کے بجٹ تھے اور کوئی خسارہ نہیں تھا 1970-71 کا قومی بجٹ 8 ارب 50 کروڑ کا تھا اور اس کا خسارہ 39 کروڑ تھا 1971-72 کے بجٹ کا 8 ارب 77 کروڑ تھا اور خسارہ 94 کروڑ تھا یہ بجٹ خسارے پاک بھارت جنگ کی وجہ تھے جب جنگ ختم ہوئی تو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے لیے بھی صرف تین ماہ کی رقوم تھیں جب پہلی منتخب حکومت نے 1972-73 کا قومی بجٹ پیش کیا تو یہ بجٹ حیرت انگیز طور پر خسارے سے پاک بجٹ تھا جس کا حجم 8 ارب 95 کروڑ تھا اور بچت 5 کروڑ 64 لاکھ روپے تھی یہ اس لیے ہوا تھا کہ اس وقت سعودی عرب کے شاہ فیصل اور لیبیا کے کرنل قذافی نے پاکستان کی فوری مدد کی تھی اسی سال یعنی جون 1972 میں بلوچستان کی پہلی صوبائی منتخب حکومت نے اپنا پہلا صوبائی بجٹ پیش کیا تھا جس کا حجم 15 کروڑ 88 لاکھ روپے تھا اور خسارہ 8 کروڑ 29 لاکھ روپے تھا۔ 2019-20 کا بجٹ 7022 ارب کا تھا بجٹ خسارہ 3.8% تھا اُس وقت یہ امید کی گئی تھی کہ فنانشل ڈسپلن کے قیام سے اس کے مثبت اثرات مالی سال 2020-21 کے بجٹ میں ظاہر ہونے لگیں گے لیکن نومبر 2019 ہی میں چین میں رونما ہونے والی قدرتی آفت کرونا کی وبائی بیماری پوری دنیا میں پھیل گئی اور جون 2020 میں سنگاپور سمیت دنیا کے اکثر ملکوں کے سالانہ جی ڈی پی کے حجم 50% سے زیادہ سکڑ گئے ہیں اور پوری دنیا 1930-32 کی عظیم عالمی مالی کساد بازاری سے زیادہ شدید نوعیت کی مالی کساد بازاری کا شکار ہوئی ہے ماضی قریب کے ایسے اقتصادی، معاشی، مالی بحران کسی خطے یا چند ملکوں میں جنگ، سیلاب، قحط وغیرہ کی وجہ سے رونما ہوتے رہے مگر کرونا جدید دنیا کی ایک ایسی قدرتی آفت ہے جس سے اموات تو ماضی کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں مگر چین کے لاک ڈاؤن کو مدنظر رکھتے ہوئے دنیا بھر کے ملکوں میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے پیداواری عمل اور سرگرمیاں رک گئیں اس لیے معاشی اقتصادی بڑھوتی کا بھی عمل رک گیا یا اس میں کمی واقع ہوئی اسی طرح پاکستان میں وفاقی بجٹ 2020-21 کے بجٹ پر اس کے نہایت منفی اثرات مرتب ہوئے اس وفاق بجٹ کا حجم 72 کھرب 95 ارب روپے ہے اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے بجٹ خسارہ 3437 ارب روپے ہے صوبوں کا حصہ 2874 ارب روپے ہے کرونا سے نمٹنے کے لیے 1200 ارب روپے رکھے گئے ہیں بلوچستان کے اعتبار سے اس بجٹ میں جو ترقیاتی منصوبے رکھے گئے ہیں اُن میں بسیمہ سے خضدار تک سڑک کو دو رویہ کرنے کے لیے 4400 ملین روپے کا منصوبہ ہے ژوب کی قومی شاہراہ، جھل جھاؤ بیلہ شاہراہ اور نوکنڈی ماشکیل روڈ کی تعمیر نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی جانب سے کی جائے گی اطلاعات کے مطابق اس بار بھی وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے وفاقی حکومت کی جانب سے بلوچستان کے تعمیراتی، ترقیاتی منصوبوں کے لیے اصولی موقف اُس وقت اختیار کیا جب اُن کی جانب سے پیش کئے گئے دو منصوبوں کی منظوری کے بعد باقی منصوبے نظر انداز کر دیئے گئے جام کمال کی ناراضی کے ردعمل پر وفاقی حکومت نے اربوں روپے کے منصوبے شامل کرنے کا وعدہ کیا ہے، 18 جون 2020 Annual Plan Coordination Committee اے پی سی سی کے اجلاس میں وفاق اور چاروں صوبوں کے لیے 1.3 کھرب روپے کے ترقیاتی اخراجات تجویز کیے گئے جو جاری مالی سال 2019-20 کے مقابلے میں 18% کم یعنی وفاق اور صوبوں میں فنڈز کی تقسیم جاری مالی سال سے 292 ارب روپے کم ہیں سالانہ منصوبہ رابطہ کمیٹی، اے پی سی سی، پی ایس ڈی پی، پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام کی مد میں 536 ارب روپے مختص کے مگر این ایف سی کو اختیار ہے کہ اس میں اضافہ کرے پھر صوبوں کے مجموعی ترقیاتی بجٹ کا کل حجم 783 ارب روپے رکھا ہے جو جاری مالی سال 2019-20 سے 127 ارب روپے یعنی 14% کم ہے یہ سب ہی کچھ اس اقتصادی بحران کا نتیجہ ہے جو پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے ہے پاکستان پر آئی ایم ایف نے بھی دباؤ ڈال ہے، اے پی سی سی کے اجلاس سے وزیر اعلی بلوچستان جام کمال خان نے بلوچستان کے لیے مالی وسائل میں کمی پر مدلل انداز میں موقف اختیار کیا اور پلاننگ کی وزارت پر تنقیدی کی کہ منصوبہ بندی کی وزارت نے بلوچستان کو نظر انداز کیا ہے اور وہ یوں کہ مالی سال 2020-21 میں بلوچستان کے آبپاشی کے اہم منصوبے کچھی کنال، گوادر انٹرنیشنل ایئرپورٹ، گوادر سیف سٹی پروجیکٹ جو 2016 میں منظور ہوا تھا ان ترقیاتی منصوبوں پر جاری فنڈز میں کمی پر بھی وزیر اعلیٰ جام کمال خان نے وفاق کو اصولی موقف کی بنیاد پر گفتگو اور دلائل سے کافی حد تک قائل کیا ہے اطلاعات کے مطابق یہ بھی کہا ہے کہ جہاں تک تعلق مالی سال 2019-20 کا ہے تو لاک ڈاؤن کی وجہ سے 30 جون 2020 یعنی جاری مالی سال پوری رقوم خرچ نہیں ہو سکیں، شائد یہی وجہ تھی کہ صوبائی بجٹ کے پیش ہونے سے ایک دن قبل ہی وزیر اعظم عمران خان کے سیاسی امور کے معاون خصوصی ڈاکٹر شہباز گل کوئٹہ تشریف لائے اس پورے تناظر میں جب جام کمال کی صوبائی مخلوط حکومت کے وزیر خزانہ ظہور احمد بلیدی نے بلوچستان مالی سال 2020-21 کا بجٹ پیش کیا تو اندازہ ہوا کہ یہ بجٹ ایسا صوبائی بجٹ ہے جس میں بجٹ بنانے والے ماہرین نے معاشی، اقتصادی، مالیاتی بحران کے چیلنجوں کو قبول کرتے ہوئے بہتر اقتصادی حکمت عملی اپنائی صوبائی وزیر خزانہ ظہور احمد بلیدی نے 20 جون 2020 کو صوبائی اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے خطاب میں کہا کہ ،،ہم Covid-19 کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے ایک تھکا دینے والا سفر طے کر رہے ہیں کہ اس وبا نے عالمی وبا کی شکل اختیار کی اور پوری دنیا میں تیزی سے پھیل گئی اس وبا نے پاکستان کو بھی متاثر کیا اور اب ہم کرونا کے اثرات اپنے سماجی اور معاشی شعبے پر بھی دیکھ رہے ہیں Covid-19 کے تباہ کن اثرات کے پیش نظر قیمتی جانوں کو بچانے اور سکڑتی ہوئی معیشت کو بحال کرنے کے لیے حکومت بلوچستان کی کاوشوں اور وسائل کو درست سمت میں منظم کرنے ضرورت تھی جس کے لیے ہماری حکومت نے بہتر حکمت عملی کے تحت بروقت اقدامات اٹھائے،، اس کے بعد صوبائی وزیر خزانہ میر ظہور احمد بلیدی نے کرونا کی وبائی بیماری جیسی قدرتی آفت سے ہر ممکن بچاؤ اور عوام کو ریلیف دینے کے اُن اقدامات کا ذکر کیا جس کے لیے رقم ایمرجنسی میں بجٹ مالی سال 2019-20 کے حوالے سے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا گیا کرونا وائرس ایمرجنسی فنڈ ایک ارب سے شروع کیا گیا جس میں صوبائی سرکاری ملازمین نے اپنی تنخواہوں سے 3 کروڑ 18 لاکھ روپے دیئے، کرونا ٹیسٹنگ سہولت 1500 افراد کی ٹیسٹنگ روزانہ تک بڑھادی اور اس میں اضافہ جاری ہے، کرونا وائرس کے مشتبہ مریضوں کو آئیسولیشن سنٹرز میں رکھنے کے لیے تمام اضلاع میں 68 قرنطینہ 2148 بستروں پر مشتمل آئیسولیشن سنٹرز قائم کر دئیے گئے ہیں، لاک ڈاؤن کے دوران متاثرہ دیہاڑی دار مزدوروں کی مالی مدد کے لیے بلوچستان حکومت نے رفاعی ادارے اخوت کے مشترکہ تعاون سے 588.5 ملین روپے سے باقاعدہ،، وزیر اعلی قرضہ سکیم،، کا اجرا کیا اور اس اسکیم کے تحت اب تک 25000 افراد کو بلاسود قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں کرونا وائرس سے معاشی طور پر شدید متاثرہ افراد کو فوری راشن کی فراہمی کے لیے حکومت بلوچستان نے صوبے کے تمام اضلاع کی انتظامیہ 985 ملین روپے جاری کیے سیکرٹری خزانہ نورالحق بلوچ اور اُن کی ٹیم نے واقعی دنیا میں قدرتی آفات کی تاریخ میں بدترین آفت کرونا وائرس کے بحرانی دور میں تکنیکی اعتبار سے ایک مثالی بجٹ ترتیب دیا ہے اور اگر اس موقع پر بجٹ بنانے والوں کو ایک ماہ کی اضافی تنخواہ کا انعام ہے تو یہ واقعی اس کے حقدار ہیں اس صوبائی بجٹ میں بہت احتیاط کے ساتھ کامیاب کوشش کی گئی ہے ایک جانب تو مستقبل قریب یعنی یکم جولائی 2020 سے 30 جون 2021 کے دوران بلوچستان میں کرونا وائرس اور ٹڈی دل جیسی قدرتی آفات کا مقابلہ بھی کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ بلوچستان کی تعمیر و ترقی کے گراف کو کم از کم گرنے نہ دیا جائے صوبائی وزیر خزانہ میر ظہور احمد بلیدی نے اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ وہ ان حالات میں وفاقی حکومت کی طرح سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ریٹائر ملازمین کی پنشنوں میں اضافہ نہیں کر سکے مگر ساتھ ساتھ صوبائی حکومت نے بجٹ 2020-21 میں 16840 اسامیوں کا اعلان کیا ہے ہر سرکاری بجٹ میں دو بنیادی مدیں ہوتی ہیں ایک کو ترقیاتی اخراجات کہتے ہیں اور دوسرے غیر ترقیاتی اخراجات کہلاتے ہیں ترقیاتی اخراجات میں سڑکوں، پلوں، عمارات کی تعمیر مشنری گاڑیوں اور آلات کی خریداری وغیرہ سے متعلق اخراجات کے لیے رقوم مختص کی جاتی ہیں جب کہ غیر ترقیاتی اخراجات میں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں الاؤنسز، ریٹائر سرکاری ملازمین کی پنشنیں اور صحت تعلیم، سماجی بہبود کے کچھ مخصوص اخراجات ہوتے ہیں، چونکہ تنخواہیں اور پنشنیں مستقل اور متواتر اضافے کے ساتھ ہر بجٹ میں شامل ہوتی ہیں اس لیے ہر بجٹ میں اس کا حجم زیادہ ہوتا ہے اس بار بھی صوبائی بجٹ برائے مالی سال 2020-21 میں غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں 309 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جو کل بجٹ کا تقریباً 66% ہیں اور اس کے مقابلے میں ترقیاتی اخراجات 34 فیصد ہیں تعمیر و ترقی کے لحاظ سے اگرچہ یہ تناسب بظاہر بہت کم اور غیر متوازن دکھائی دیتا ہے لیکن ماہرین کی نظر میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں کیے جانے والے اخراجات بظاہر اور وقتی طور پر غیر ترقیاتی اخراجات دکھائی دیتے ہیں لیکن قومی تعمیر کے اعتبار سے یہ مستقبل کی اصل تعمیر و ترقی ہوتی ہے یوں اگر ہم بجٹ کا اجمالی جائزہ لیں تو خوراک کے لیے غیر ترقیاتی مد میں 743.578 ملین روپے تعلیم کے شعبے میں مجموعی ترقیاتی مد میں 9.107 ارب روپے 934 جاری ترقیاتی اسکیموں کے لیے 60.875 ارب روپے اور 1634 نئی ترقیاتی اسکیموں کے لیے 57.381 روپے مختص کیے گئے ہیں، بلوچستان وہ صوبہ ہے جس کے پاس ملک کے کل 1000 کلو میٹر ساحل میں سے 770 کلو میٹر سے زیادہ طویل ساحل ہے اور یہاں ماہی گیری صوبے کا ایک اہم معاشی اور پیداواری شعبہ ہے بجٹ میں اس پر بھی توجہ دی گئی ہے صحت کے شعبے کے لیے فنڈز بڑھا کر 31.405 ارب روپے کر دیے گئے ایئر ایمبولینس کی خریداری کے لیے 2.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں یہ بلوچستان کی انتہائی ضرورت ہے جس کو مالی سال 2020-21 میں پورا کیا جائے گا امن وامان کے لیے غیر ترقیاتی مد میں 44 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے پولیس اور بی سی کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے 822 ملین روپے اور لیویز کی تنظیم نو کے لیے 1117 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، بلوچستان کے تمام انٹر کالجوں کو ڈگری کالج بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور بی ایس سطح کی تعلیم کو معیاری بنانے کے لیے مطلوبہ معیار کی تعلیمی صلاحیتوں کے حامل اساتذہ کی کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کے اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں صوبے کے 100 ہائی اسکولوں میں انٹرنیٹ کمپیوٹرز سمارٹ بورڈ کی فراہمی کے ساتھ 1486 نئی آسامیاں رکھی گئی ہیں، صوبے کی آٹھ سرکاری یونیورسٹیوں کے لیے گرانٹ ان ایڈ کی مد میں 3.94 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، بلوچستان میں زراعت و باغبانی کا شعبہ معاشی اور معاشرتی زندگی کا ایک اہم شعبہ ہے مگر بدقسمتی سے گذشتہ کچھ برسوں سے اس شعبے کو قدرتی آفات کا سامنا رہا ہے دو سال پہلے صوبے کے نصف اضلاع خشک سالی کا شکار ہوئے اور اب ایک جانب کرونا وائرس ہے تو ساتھ ہی ٹڈی دل جیسی قدرتی آفت بھی بلوچستان کے تقریباً تمام اضلاع میں آچکی ہے اس بجٹ میں ٹڈی دل کی وبا سے نمٹنے کے لیے 500 ملین روپے رکھے گئے ہیں زراعت کے شعبے میں مزید اقدامات بھی کیے گئے ہیں مثلاً کسانوں کو کھاد کی فراہمی کے لیے 29 ملین روپے سبسڈی کے لیے فراہم کیے جا رہے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ زرعی ایکسپو کا انعقاد کیا جائیگا، وزیر خزانہ میر ظہور احمد بلیدی نے بجٹ تقریر اور پوسٹ بجٹ پریس کانفرنس میں یہ بھی کہا کہ میرانی ڈیم کمانڈ ایریا سبکزئی ڈیم اور کچھی کینال کی ترقی کے لیے بھی اقدامات زیر غور ہیں ان منصوبوں کی تکمیل سے لاکھوں ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی اطلاعات کے مطابق اس سلسلے میں وزیر اعلی نے وفاقی حکومت سے بات چیت کی ہے اور ان منصوبوں کے لیے زور دیا ہے کہ ان پیداواری نوعیت کے منصوبوں کے لیے زیادہ سے زیادہ فنڈز دیے جائیں تا کہ منصوبے جلد تکمیل ہو کر پیداوار شروع کر دیں، ظہور بلیدی نے بتایا کہ مالی سال 2019-20 کے دوران کسانوں کو 31445 کلو گرام بیج 5229 زرعی آلات اور 7387 روئی کے بیگز دیے گئے جبکہ مالی سال 2020-21 کے دوران دیگر اقدامات کے علاوہ آبپاشی کی 53750 پختہ نالیاں بنائی جائیں گی، خوراک کے شعبے میں ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خریداری کی منظوری دی گئی ہے اور جس کے لیے 6 ارب روپے State Trading کے تحت مختص کیے گئے ہیں، جبکہ 2020-21 کے دوران گندم کی خریداری کے لیے اور غیر مالیاتی اداروں کو بلاسود قرضہ کی فراہمی کے لیے 2 ارب روپے بجٹ میں رکھے گئے ہیں اسی طرح بجٹ 2020-21 میں دیہی ترقی لوکل گورنمنٹ مواصلات وتعمیرات، امن وامان، آبنوشی، تعلقات عامہ، آبپاشی، معدنیات ومعدنی وسائل، ماحول و ماحولیاتی تبدیلی، امور حیوانات، محنت و افرادی قوت، صنعت و حرفت، سماجی بہبود، کھیل و امور نوجوانان، ثقافت و سیاحت و آثار قدیمہ، سائنس و ٹیکنالوجی غرض تمام شعبوں پر توجہ دی گئی ہے، یوں بلوچستان کے صوبائی بجٹ 2020-21 کے اعداد و شمار اور خدوخال یہ واضح کرتے ہیں کہ کرونا وائرس اور ٹڈی دل جیسی قدرتی آفات کے باوجود صوبائی حکومت نے بہت کامیابی کے ساتھ صوبائی بجٹ 2020-21 کی صورت میں صوبے کی تعمیر و ترقی کی جاری رفتار میں بڑی حکمت اور دانائی سے کمی نہیں آنے دی اور آئندہ کے اندیشوں اور امکانات کو تدبر اور سیاسی، اقتصادی بصیرت سے مدنظر رکھتے ہوئے کئی مثبت اقدامات کیے ہیں یوں یہ بجٹ بلوچستان دوست اور عوام دوست ہونے کے ساتھ ساتھ ان حالات میں اقتصادی حکمت عملی کے لحاظ سے ایک کامیاب صوبائی بجٹ ہے۔

کرونا وائرس ۔ بروقت عملی اقدامات اور تعمیر نو

بلوچستان کا تاریخ ساز بجٹ

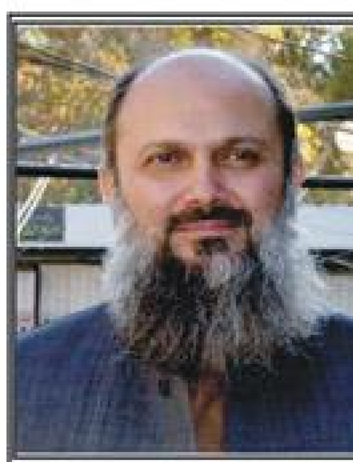

پیغام

جام کمال خان
وزیراعلیٰ بلوچستان

بلوچستان کی تاریخ میں وبائی صورتحال کی اس طرح کے سنگین معاملات دیکھنے میں نہیں آئے۔ ہم بحیثیت قوم اس وقت کرونا وائرس سے پیدا ہونے والی غیر معمولی صورت حال سے نبرد آزما ہیں، اس وباء کے اثرات ہماری معاشرتی طرز زندگی اور ملکی معیشت پر واضح نظر آ رہے ہیں جس سے ملکی مجموعی نمود میں ہیجان سی کیفیت ہے، اور یہ مشکل وقت اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ ہم نے آئندہ آنے مالی سال کے بجٹ میں عوامی ترجیحات جس میں سوشل سیکٹر میں دور رس نتائج پر مبنی انتہائی اہم منصوبوں، کرونا وائرس کی غیر معمولی صورتحال میں بحالی اور تعمیر نو، پیداواری شعبوں میں جدت پر مبنی اہم نئے منصوبوں اور پہلے سے جاری ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وسائل کی منصفانہ تقسیم کو آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں تمام اضلاع اور دور افتادہ علاقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا ہے جبکہ صوبے میں سرمایہ کاری کے لیے اقدامات ہر سطح پر پائیدار بنیادوں پر اٹھائے جا رہے ہیں۔ جبکہ غیر ترقیاتی اخراجات کو کم سے کم سطح پر رکھا گیا ہے، حکومت نے مالی سال 2020-2021 کے ترجیحات کا تعین باہمی مشاورت سے کیا ہے۔ میں عوام کو آخر میں یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ وہ کورونا وائرس کی وبا سے بچنے لیے حفاظتی اقدامات پر من و عمل کریں۔

پیغام

میر ظہور احمد بلیدی
صوبائی وزیر خزانہ

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی سربراہی میں ہماری مخلوط حکومت موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلوں کی فلاح و بہبود، بنیادی ڈھانچے کی تعمیر و مرمت سمیت عوامی ترجیحات کے سنہرے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی سازی، قانون سازی اور فیصلہ سازی کو عوام کی خواہشات اور ضروریات کے عین مطابق ترتیب دے رہا ہے۔ واضح رہے کہ دہائیوں میں بلوچستان کی تاریخ میں وبائی صورتحال کے اس طرز کے سنگین معاملات دیکھنے میں نہیں آئے، معاشی اور مالی محاذوں پر متعدد چیلنجوں کے باوجود مالی سال 2020-2021 کے بجٹ کو عوامی ترجیحات کے اہم منصوبوں کو پیداواری، سماجی اور معاشی نمود میں مزید بہتری کے مقاصد کے حصول کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ موجودہ صوبائی حکومت شفافیت، احتساب اور شہری شرکت پر یقین رکھتی ہے، بجٹ کی تیاری میں ان عوام کو بھرپور حکومتی تائید حاصل ہے، صوبائی ترقیاتی پروگرام میں صوبے بھر کے کسی بھی حلقے کی ترقیاتی اخراجات میں کمی لائے بغیر محدود وسائل میں رہتے ہوئے اس بجٹ کو مرتب کیا گیا ہے۔ صوبے میں گڈ گورننس اور انتظامی معاملات میں مزید اصلاحات سمیت، محصولات اور آمدن میں اضافے لیے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ مالی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت نے ایک متوازن بجٹ بنایا ہے اور اس تمام شعبہ جات کے لیے ان کی ضروریات کے مطابق فنڈز مختص کیے گئے ہیں، کورونا وائرس کے ممکنہ خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے تدارک اور روک تھام کے لیے بھی فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔

کورونا وائرس کے پیش نظر مشکل حالات اور متوازن بجٹ

تحریر: سعید یوسف

موجودہ بجٹ کا محور عوامی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنیادی انفراسٹرکچر جس میں دور دراز علاقوں میں سڑکوں کا جال اور عمارتوں کی تعمیر و مرمت، وبا کے پیش نظر محکمہ صحت میں اصلاحات، ٹڈی دل پر قابو پانے اور شعبہ زراعت سمیت دیگر

پیداواری شعبوں سے مزید بہتر انداز میں بہرہ مند ہونے، سیکنڈری اور ہائیر ایجوکیشن کو جدید خطوط پر استوار کرنے، پینے کے صاف پانی اور چھوٹے و درمیانے ڈیمز کی تعمیر، روزگار کے نئے مواقع اور سرمایہ کاری کے فروغ، امن و امان کی مکمل بحالی سمیت صوبے کی اپنی محصولات اور آمدن میں اضافے، گڈ گورننس کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مالی سال 2020-2021 کا متوازن بجٹ ترتیب دیتی رہی ہے۔

موجودہ حکومت نے بحرانی کیفیت پر قابو پانے اور مالیاتی نظم و ضبط نافذ کرنے کے لیے ضروری اصلاحات اور بعض مشکل فیصلے بھی کیے۔ روز اول سے ہی مخلوط حکومت کو مالی معاشی انتظامی اور سماجی معاملات میں بے پناہ چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن صوبائی حکومت موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلوں کی فلاح و بہبود، بنیادی ڈھانچے کی مزید بہتری سمیت عوامی ترجیحات کے سنہرے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی سازی، قانون سازی و فیصلہ سازی کو عوام کی خواہشات اور ضروریات کے عین مطابق ترتیب دیتا رہا ہے۔

واضح رہے کہ کرونا وائرس سے نبرد آزما ہونے کے لیے صوبائی حکومت کو پہلے مرحلے میں ہنگامی اقدامات کرنے، دوسرے مرحلے میں مزید موثر حکمت عملی کے تحت شعبہ صحت، صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، ضلعی انتظامیہ، لوکل گورنمنٹ سمیت دیگر اداروں کے مشترکہ تعاون سے عملی اقدامات اٹھائے گئے تاکہ اس وبا کی شدت و پھیلاؤ میں کمی لائی جائے سکے، جبکہ تیسرے مرحلے میں مستقبل کی پالیسی سازی اور اس بجٹ کی تیاری میں مشکل حالات اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے وسائل رکھے گئے ہیں۔

کابینہ سے منظور شدہ آئندہ مالی سال کے لئے صوبے کا 465 ارب روپے سے زائد کا بجٹ پیش کر دیا گیا ہے جبکہ بجٹ کا مجموعی خسارہ کا تخمینہ 87.614 ارب روپے ہو گا۔ مالی سال 2020-21 میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے 60.875 ارب روپے اور غیر ترقیاتی منصوبوں کے لیے 309 ارب روپے مختص کیے گئے

ہیں۔ وفاقی ٹرانسفر کی مد میں 302.904 ارب روپے صوبے کے اپنے محصولات 49.945 ارب روپے فارن فنڈڈ پراجیکٹس کے لیے 3.538 ارب روپے کیپیٹل محصولات 14.698 ارب روپے، کیش کیری اوور کے لیے 10.366 ارب روپے ہیں۔ جبکہ مجموعی محصولات 377.914 ارب روپے ہیں۔

جب کہ اخراجات کی مد میں اخراجات جاریہ کے لیے 309.302، فارن فنڈڈ پراجیکٹس کے لیے 12.201 ارب روپے، وفاقی ترقیاتی پراجیکٹس کے لیے 38.216 رکھے گئے ہیں، صوبائی PSDP کے لیے 106.079 ارب روپے جبکہ مجموعی اخراجات کا تخمینہ 465.528 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

آئندہ مالی سال میں کورونا کی صورت حال کو کنٹرول کرنے اور اس میں مزید اصلاحات لانے کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں گے، آئندہ مالی سال کو شعبہ صحت کے غیر ترقیاتی مد میں 31.405 ارب روپے رکھے گئے ہیں، جو کہ گزشتہ مالی سال کی نسبت 32 فیصد زیادہ ہے۔

کورونا وائرس کے پیشگی اقدامات اور اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے صوبے بھر میں 8 مارچ کو ہیلتھ ایمرجنسی کا نفاذ کیا گیا، بین الاقوامی بارڈرز پر عارضی قرنطینہ سینٹرز کا قیام، محکمہ صحت، صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے ممکنہ خطرات کے پیش نظر ایمرجنسی ٹیموں کی بارڈرز اور ایئرپورٹس پر تعیناتی سمیت ان کی جدید خطوط پر ٹریننگ اور استعداد کار بڑھانے کو یقینی بنایا۔

حکومت بلوچستان نے کورونا وائرس ایمرجنسی فنڈ کا اجراء کرتے ہوئے اس کے لیے 1 ارب روپے مختص کیے، جس میں صوبائی سرکاری ملازمین نے اپنی تنخواہوں میں سے 318 ملین روپے کا حصہ بھی ڈالا۔

کورونا وائرس ٹیسٹنگ کی تعداد کی صلاحیت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے، روزانہ کی بنیاد پر 1500 افراد کا کورونا ٹیسٹ کیا جا رہا ہے اس کی تعداد میں مزید اضافے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ کورونا وائرس کے مشتبہ مریضوں کو قرنطینہ اور آئسولیشن سینٹرز میں رکھنے کے لیے صوبے کے تمام اضلاع میں 68 قرنطینہ، 2148 بستروں پر مشتمل آئسولیشن سینٹرز قائم کیے گئے۔

طبی سہولیات، ادویات اور سروسز کی بروقت فراہمی کے لیے میڈیکل پروکیورمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی، کمیٹی نے طبی آلات، کورونا وائرس کے حفاظتی لباس، لیبارٹری آلات و مشینری کی فراہمی کو فوری طور پر یقینی بنایا۔

حکومت نے محکمہ اطلاعات کے ذریعے پرنٹ، الیکٹرانک، سوشل میڈیا اور ریڈیو پر بھرپور انداز میں تشہیری و آگاہی مہم کا بروقت آغاز کیا جس سے عوام میں کرونا وائرس سے بچاؤ سے متعلق احتیاطی تدابیر و دیگر معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

کرونا وائرس کے پیش نظر صوبے میں لاک ڈاؤن کے نتیجے میں مزدور پیشہ اور دہاڑی دار طبقہ بہت زیادہ متاثر ہوا، کاروبار کی بندش سے معیشت کا پہیہ جیسے رک سا گیا تھا، اس صورتحال کے جائزہ کے بعد حکومت بلوچستان نے رفاہی ادارے اخوت کے مشترکہ تعاون سے 588.5 ملین روپے سے باقاعدہ "وزیراعلیٰ قرضہ سکیم" کا اجرا کیا، سکیم کے تحت 25000 مستحق افراد کو بلاسود قرضے کی فراہمی جاری ہے۔

کورونا وائرس کی غیر معمولی صورتحال کے سبب صوبے بھر عوام کو ٹیکسز کی مد میں ریلیف دینے کے لیے اپریل تا جون 2020 اہم سروسز سیکٹر، Electricity Duty اور گاڑیوں پر لاگو ٹیکسز سے استثنیٰ دیا گیا ہے۔

صوبے بھر میں خدمات کے مخصوص شعبوں پر Balochistan Sales Tax on Services، الیکٹرسٹی ڈیوٹی اور گاڑیوں پر لاگو ٹیکسز پر استثنیٰ کو 30 جون 2021 تک توسیع دی گئی ہے۔

کورونا وائرس سے متاثرہ خاندانوں میں راشن کی تقسیم میں بھی حکومت کو وفاقی حکومت، اراکین قومی و صوبائی اسمبلی، اپوزیشن اور مخیر حضرات سمیت قانون نافذ کرنے والے اداروں اور ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کا بھرپور تعاون حاصل رہا ہے حکومت بلوچستان نے تمام ضلعی انتظامیہ کو غریب، نادار اور مستحق خاندانوں میں راشن کی تقسیم کے لیے فوری طور پر صوبے کی تمام ضلعی انتظامیہ کو 985 ملین روپے جاری کر دیئے۔

مالی سال 2020-2021 کے لیے صوبائی حکومت نے مالی بحران کے باوجود کورونا وائرس کی وبا سے نبرد آزما ہونے کے لیے اپنے وسائل سے 4.5 ارب روپے مختص کیے ہیں جو کہ صوبے کی تاریخ میں کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے سب سے بڑی رقم ہے۔

طب کے شعبے سے وابستہ افرادی قوت ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اسٹاف، نرسز جو کہ کورونا وائرس کی وباء سے نمٹنے کے لیے ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں کے لیے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کا اجراء یقینی بنایا گیا ہے۔

ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں تھیلیسیمیا سینٹرز کا قیام جبکہ گوادر میں نئے سول ہسپتال کی نئی عمارت پر کام کا آغاز، شیخ زید ہسپتال کوئٹہ میں موذی مرض کینسر کے علاج کے لیے نئے بلاک پر کام کا آغاز جبکہ بولان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال میں امراض قلب کے لیے آئی سی یو سینٹرز کا قیام بھی

عمل میں لایا جا رہا ہے۔

صوبے کے 8 اضلاع میں ضلعی ہسپتالوں میں بچلرز ہوسٹلز کے قیام کے لیے اقدامات۔ کوئٹہ شہر میں واقع نواں کلی کے علاقے میں 30 بستروں پر مشتمل نئے ہسپتال کا قیام۔ ضلع قلعہ عبداللہ کے شہر چمن میں نئے ضلعی اسپتال کے کام کی تکمیل کو یقینی بنایا گیا۔ صوبے میں قائم نئے میڈیکل کالجز جن میں جھالاوان، مکران اور لورالائی میں تعمیراتی کام میں وسعت اور تعینات فیکلٹی ممبرز کی مارکیٹ کے مطابق تنخواہوں اور مراعات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ 18 اضلاع میں نئے 18 گردوں کے ڈیلاسسز سینٹرز کا قیام۔

ہماری حکومت کا سب سے اہم قدم پی پی ایچ آئی بلوچستان (PPHI Balochistan) میڈیکل ایمرجنسی رسپانس سینٹرز (MERC) کے پہلے فیز میں کوئٹہ۔ کراچی ۔ چمن شاہراہ پر 8 میڈیکل ایمرجنسی رسپانس سینٹرز کا قیام ہے۔

پی پی ایچ آئی کی جانب سے ٹیلی میڈیسن کے پہلے مرحلے میں دور افتادہ علاقوں کو سیٹلائٹ کے ذریعے انٹرنیٹ کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

نئے مالی سال 2020-2021 میں توسیعی حفاظتی ٹیکہ جات پروگرام (EPI) کو مزید مربوط بنانے کے لیے حکومت بلوچستان کی جانب سے پہلی مرتبہ اس پروگرام سے متعلق انتظامی ڈھانچہ بنایا جا رہا ہے جس کے لیے علیحدہ فنڈز اور ڈی ڈی او کوڈ کا اجراء۔

مالی سال 2019-2020 میں فاطمہ جناح جنرل و چیسٹ ہسپتال کوئٹہ کو انسٹیٹیوٹ برائے امراض سینہ کی سطح پر اپ گریڈ کر دیا ہے اور اس کے قیام کے لیے فیکلٹی پوسٹوں اور اس ادارے کے موجودہ بجٹ کو 423 ملین روپے سے بڑھا کر 525 ملین روپے کیا جا رہا ہے۔

مالی سال 2020-2021 میں توسیعی حفاظتی ٹیکہ جات پروگرام (EPI) کے لیے مفت ویکسی نیشن کے لیے 35 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مالی سال 2020-2021 کے لیے پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ بلوچستان (PGMI) کو مکمل طور پر فعال کیا جائے گا اور 167 فیکلٹی پوسٹیں رکھی جا رہی ہیں۔ اس اقدام سے شیخ زید ہسپتال بھی مکمل طور پر فعال ہو جائے گا، جس سے کوئٹہ اور بلوچستان بھر میں ایک اور ٹرشری کیئر ہسپتال مکمل طور پر کام شروع کریگا۔

ضلعی ہسپتالوں جن میں تربت، چمن، خضدار، لورالائی، مستونگ، نصیر آباد، پشین اور ژوب میں 20 بستروں پر مشتمل انتہائی نگہداشت یونٹ کے لیے نئے آئی سی یوز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

پاکستان کے تمام صوبوں میں ڈینٹل کالجز کا قیام بہت عرصہ پہلے عمل میں لایا گیا تھا لیکن بلوچستان میں اب تک BMC میں ایک ڈینٹل شعبہ کے طور پر کام کر رہا ہے، اب ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئٹہ میں ایک باقاعدہ ڈینٹل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور اس کے لیے آئندہ مالی سال میں 79 فیکلٹی کی آسامیاں رکھی جا رہی ہیں جو کہ ایک تاریخ ساز عمل ہو گا۔

صوبے کے دور دراز علاقوں میں معیاری صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، ملک کے دوسرے صوبوں میں بہت سے ضلعی ہسپتالوں

کو ٹیچنگ کا درجہ دیا گیا تھا لیکن بلوچستان میں اب تک اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم 8 مزید DHQ ہسپتالوں کو ٹیچنگ کا درجہ دیں گے۔ اس سلسلے میں ان ہسپتالوں کے لیے میڈیکل ٹیچنگ کی آسامیاں اور خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہیلتھ ایمرجنسی ایئر ایمبولینس شروع کرنے کے لیے اور ایئر ایمبولینس کی خریداری کے لیے مالی سال 2020-2021 میں 2.5 ارب روپے مختص۔ نئے مالی سال 2020-2021 میں محکمہ صحت کے لیے 1266 نئی آسامیاں رکھی گئی ہیں، اس کے علاوہ 468 نئی آسامیاں میڈیکل ایجوکیشن کے لیے الگ سے تخلیق کی گئی ہیں۔

زراعت کا شعبہ بلوچستان میں پیداواری شعبے میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے، ٹڈی دل کے خطرات کے پیش اس کی روک تھام کے لیے 500 ملین رکھے گئے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے لیے اس شعبے میں ترقی مد 11 ارب روپے روپے سے زائد مختص کیے گئے ہیں۔ شعبہ تعلیم کے مجموعی ترقیاتی مد میں 9.107 ارب روپے مختص اور غیر ترقیاتی مد میں ثانوی تعلیم کے لیے 9.107 ارب روپے ہائر ایجوکیشن کے لیے کے 11 ارب روپے سے زائد مختص۔ محکمہ خوراک کے لیے ترقیاتی مد

میں 0.382 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ 39 انٹر کالجز کو ڈگری کالجز کا درجہ دیا جا رہا ہے جس کے لیے 301 ملین روپے غیر ترقیاتی بجٹ سے مختص

حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے مرحلے میں 19 ڈگری گرلز کالجز کے پرنسپلز کو گاڑیاں فراہم کی جا رہی ہیں۔ فیز۔1 کے تحت صوبے کے 79 ڈگری کالجز میں کمپیوٹرز، سمارٹ بورڈ، لائبریری کتب، سائنسی آلات کی فراہمی، انٹرنیٹ کی سہولت، کھیلوں کے سامان وغیرہ کی خریداری کے لیے 569 ملین روپے مختص، سائنس و انگلش مضامین کے اساتذہ کی مقررہ تنخواہ پر ہنگامی بنیادوں پر ضرورت کے مطابق متعلقہ مضامین پڑھانے کے لیے 118.500 ملین روپے مختص 8 جامعات کے لیے Grant in Aid کی مد میں 3.94 بلین روپے مختص

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج کوئٹہ کینٹ کے لیے ڈیجیٹل لائبریری کا قیام 50 ملین روپے مختص، مزید 5 کالجز میں ڈیجیٹل لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔ نئے مالی سال میں رکھنی ضلع بارکھان میں لورالائی یونیورسٹی کا سب کیمپس قائم کرنے کی تجویز ہے، دالبندین اور چمن میں پولی ٹیکنیک اداروں کے قیام کے لیے 150 ملین روپے مختص، غیر ترقیاتی مد میں 11.783 بلین روپے مختص کیے ہیں۔ فیز۔1 کے تحت صوبے کے 100 ہائی سکولز کمپیوٹرز، سمارٹ بورڈ، لائبریری کتب، سائنسی آلات کی فراہمی، انٹرنیٹ کی سہولت، کھیلوں کے سامان وغیرہ کی خریداری کے لیے 22 ملین روپے کی فراہمی، سائنس اور انگلش مضامین کے اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے مقررہ تنخواہ پر ہنگامی بنیادوں پر ضرورت کے مطابق متعلقہ مضامین پڑھانے کے لیے 89 ملین روپے مختص، 53 پرائمری سکولوں کو مڈل سکول کا درجہ اور 53 مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ سکولوں کی بہتری کے لیے 402.8 ملین روپے اور فرنیچر کی خریداری کے لیے 415 ملین روپے بھی مختص، بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت کی فراہمی کے لیے بسوں کی خریداری کے لیے 169 ملین روپے مختص، "بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن" تحت کمیونٹی سکولز کے لیے 295 ملین روپے سے بڑھا کر 409 ملین روپے، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے بلوچستان بھر کے 450 ہائی سکولز میں آئی ٹی ٹیچرز کی آسامیوں کی تخلیق۔

158 شیلٹر لیس سکولوں کو Chief Minister Education Initiative کی مد میں 1.5 ارب روپے خرچ

پرفارمنس مینجمنٹ سسٹم کے لیے 200 ملین روپے مختص، صوبے کے 16 اضلاع کے سکولز میں ڈیجیٹل لائبریریوں کے قیام کے لیے 50 ملین روپے مختص، لورالائی، تربت میں پائلٹ پراجیکٹ کے تحت لڑکیوں کے لیے (Boarding) سکولز کی تعمیر کے لیے 100 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ صوبے میں بیروزگاری کو ختم کرنے نے اور کرونا وائرس سے متاثر ہونے والے بے روزگار نوجوانوں کو بلا سود قرضوں کا اسکیم بھی متعارف کروایا جائے گا۔ جس میں انہیں ہیں کاروبار شروع کرنے کے لیے لیے بلاسود قرضے دیے جائیں گے۔

صوبے میں رہائشی مسائل کے پیش نظر کم آمدن والے افراد وزیراعلیٰ بلوچستان چھوٹے گھر کی تعمیر کے لئے بلاسود قرضہ اسکیم بھی بھی لایا جا رہا ہے۔ صوبے میں خوراک کی کمی اور فوڈ سیکیورٹی کے لیے، فوڈ سیکیورٹی ریوالونگ فنڈ کا بھی اجرا کیا جائے گا۔

پنشن کے حجم بڑھنے سے صوبائی حکومت کی غیر ترقیاتی اخراجات میں ہر سال اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے اس اعتدال میں رکھنے اور اپنے وسائل سے پنشنرز کو پینشن دینے کے لیے صوبائی پینشن فنڈ میں 2 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کرونا وائرس، ٹڈی دل کے چیلنجز کے باوجود سپلیمنٹری بجٹ برائے مالی سال 2020-19 کو 20 بلین روپوں تک لایا گیا ہے جو کہ اس حکومت سے پہلے 57 ارب روپے کی سطح پر تھا۔ صوبے میں بین الاقوامی بارڈرز کو سیل کرنے اور خاردار تاریں لگانے سے غیر روایتی راستوں سے سمگلنگ کا خاتمہ ہو گا مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صوبے کا لوگوں کا روزگار زیادہ دارومدار زراعت اور لائیو سٹاک کے بعد بارڈر سمگلنگ سے وابستہ ہے، اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت بلوچستان وفاقی حکومت کے تعاون سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت بارڈر مارکیٹس کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ لوگوں کو بہتر کاروبار کے مواقع میسر آسکیں۔

بلوچستان بجٹ 2020-21 کے اہم اعداد و شمار

- مالی سال 2020-21 کے اخراجات کے بجٹ کا کل حجم 465.528 بلین روپے
- ترقیاتی پروگرام کے لیے 118.256 بلین روپے اور غیر ترقیاتی پروگرام کے لیے 306 بلین روپے مختص
- سال 2020-2021 کے لیے بجٹ کا خسارہ 87.614 بلین روپے

مالی سال 2020-2021 بجٹ کے تخمینے

آمدن

تفصیلات	بجٹ 2020-21 کا تخمینہ
وفاقی ٹرانسفرز	302.904 بلین روپے
صوبے کی اپنی محصولات	49.945 بلین روپے
فارن فنڈڈ پراجیکٹس اسسٹنس (FPA)	3.538 بلین روپے
کیپیٹل محصولات	14.698 بلین روپے
Cash Carry over	10.366 بلین روپے
ٹوٹل آمدن	377.914 بلین روپے

صوبائی ٹیکس محصولات برائے سال 2020-2021

- محکمہ انرجی: الیکٹریسٹی ڈیوٹی
- محکمہ ٹرانسپورٹ: روٹ پرمٹ فیس۔ رجسٹریشن فیس وغیرہ
- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: موٹر وہیکل ٹیکس، پروانشل ایکسائز، پروفیشنل ٹیکس وغیرہ
- بورڈ آف ریونیو: زراعت، انکم ٹیکس، سٹامپ ڈیوٹی، لینڈ ریونیو وغیرہ
- بلوچستان ریونیو اتھارٹی: سیلز ٹیکس برائے سروسز

اخراجات

تفصیلات	بجٹ 2020-21 کا تخمینہ
اخراجات جاریہ	309.032 بلین روپے
فارن فنڈڈ پراجیکٹس اسسٹنس (FPA)	12.201 بلین روپے
وفاقی ترقیاتی پراجیکٹس (Outside PSDP)	38.216 بلین روپے
صوبائی PSDP	106.079 بلین روپے
ٹوٹل اخراجات	465.528 بلین روپے
مجموعی خسارہ	(87.614) بلین روپے

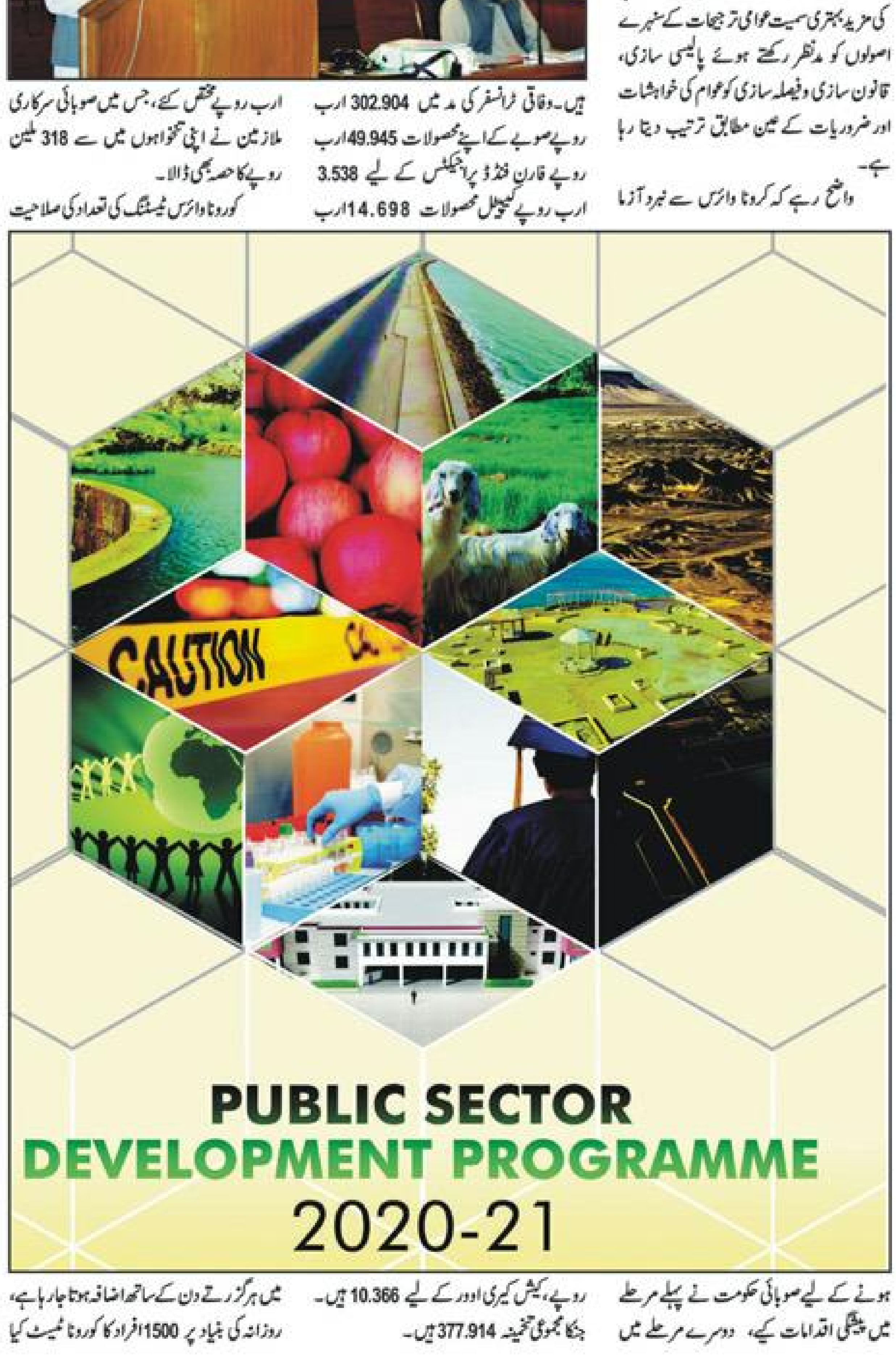

انٹرویو: نوراحمد راہی
تصاویر: ثناءاللہ شاہوانی
ترتیب: غضنفر محمد کھیتران

بلاشبہ بلوچستان کی سیاست میں بلوچستان عوامی پارٹی ایک بڑی اور زبردست تبدیلی ثابت ہوئی، مئی 2018 کے عام انتخابات میں بلوچستان عوامی پارٹی

ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ عوام تو اپنے کاز سے مخلص تھے، لیکن ان کی رہنمائی کرنے والے عوام کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے مفادات کے ساتھ مخلص تھے، انہیں کبھی اس صوبے اور یہاں کے عوام کا خیال ہی نہیں رہا اللہ تعالیٰ نے اپنی حالت خود نہ بدلنے والی قوم کی حالت خود بدلی اور ہمیں بلوچستان عوامی پارٹی کی شکل میں بہترین، مخلص رہنما ملا، بلوچستان عوامی پارٹی قیادت رہنما، اور کارکن بلوچستان اور یہاں کے عوام کے ساتھ مخلص ہیں نہیں، بی اے پی دوررغ گوئی

ہیں حکومت نے موجودہ بجٹ میں صحت، تعلیم اور مواصلات پر زیادہ ترجیح دی ہے صوبائی بجٹ میں صوبے کے تمام اضلاع میں برابری کی بنیاد پر بجٹ میں ترقیاتی منصوبے شامل کیے گئے ہے کسی ضلع کو نظرانداز نہیں کیا گیا موجودہ حکومت نے ماضی میں نظرانداز کیے جانے والے حلقوں، اضلاع اور علاقوں کو ترقی دلانے کیلئے بجٹ میں اہم منصوبے شامل کیے گئے ہے اور صوبائی بجٹ میں جو منصوبے شامل ہے وہ سب منصوبے صوبے کے عوام کے اجتماعی منصوبے ہے جس پر ماضی

500 ملین رکھے گئے ہیں آئندہ مالی سال میں اس شعبے میں ترقیاتی کیلئے 11 ارب تعلیم کی ترقی کیلئے 9 ارب اور ثانوی تعلیم کیلئے غیر ترقیاتی مد میں 9 ارب جبکہ ہائیر ایجوکیشن کیلئے 11 ارب روپے مختص کیے گئے۔ وفاقی پی ایس ڈی پی میں بلوچستان کے لئے 85 ارب روپے کے مختلف منصوبوں کی منظوری دی ہے جس میں تعلیم' صحت' انفراسٹکچر' سڑکوں کی تعمیر و دیگر منصوبے شامل ہیں بلوچستان عوامی پارٹی کی

حاصل کیے تھے ہم الیکشن میں کیے گئے وعدوں کی تکمیل کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ صوبائی حکومت نے انتخابات سے قبل عوام سے جو وعدے کیے تھے ان کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہے ہیں حالیہ عوام دوست بجٹ سے نہ صرف صوبے میں ترقی کا نیا دور ہوگا بلوچستان عوامی پارٹی کا وژن ہے کہ عوامی مسائل حل کرنا اور عوام کو زندگی کی بنیادی سہولیات ان کی دہلیز پر

کرونا وائرس نے بلوچستان اور یہاں کی عوام حکومت کو مشکلات میں ڈالا تاہم صوبائی حکومت خصوصی وزیر اعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان نے جس فہم وفراست اور دانشمندی کا مظاہرہ کیا اس کی مثال نہیں ملتی وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال نے بروقت عملی

ملے گا کہ جو کچھ اس حکومت میں ہوا اس کی مثال 73 سالوں میں نہیں ملتی

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اپوزیشن کے پاس حکومت اور جام کمال خان کے خلاف کوئی بھی ایشو ہی نہیں ہے بس کسی بھی بے بنیاد چھوٹی سی بات کو ایشو بنا لیتی ہیں تاہم بلوچستان کے عوام باشعور ہیں انہیں اچھی طرح جانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن کے غل غپاڑے کو کوئی عوامی پذیرائی حاصل نہیں ہوئی۔

سوال۔ میرحاجی نور اللہ لہڑی صاحب سریاب کے

وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان کو عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں

معروف سیاسی وسماجی شخصیت مرکزی رہنما بلوچستان عوامی پارٹی میرحاجی نوراللہ لہڑی

نے صوبے صوبہ بھر میں زبردست عوامی پذیرائی حاصل کی، اس عالیشان کامیابی کی سب سے بڑی وجہ اس نومولود جماعت میں شامل وہ رہنما اور شخصیات ہیں جو عوام میں بہترین پذیرائی رکھتے ہیں، بلوچستان عوامی پارٹی کو زبردست عوامی پذیرائی دلانے والوں کی فہرست میں ایک معتبر نام ممتاز قبائلی سیاسی سماجی شخصیت مرکزی رہنما بلوچستان عوامی پارٹی میرحاجی نور اللہ لہڑی کا بھی ہے قبائلیت اور سیاست کے میدان میں ایک منفرد نام میرحاجی نور اللہ لہڑی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، بردبار، خوش گفتار، خداترس، عوام دوست، محب وطن، اور ایماندار شخصیت کے مالک میرحاجی نور اللہ لہڑی کا تعلق صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سے ہے، تعلیم یافتہ ہے، بین الاقوامی اور ملکی سیاست پر گہری نظر رکھتے ہیں، بلوچستان عوامی پارٹی کے اکابرین کے اس فہرست میں شامل ہیں جن سے حکومتی اور پارٹی معاملات میں مشاورت کی جاتی ہیں۔ ہم نے مرکزی رہنما بلوچستان عوامی پارٹی میرحاجی نور اللہ لہڑی سے ان کے رہشگاہ پر خصوصی نشست کا اہتمام کیا ان سے ہونے والی گفتگو پیش خدمت ہے

سوال۔ میرحاجی نور اللہ لہڑی صاحب سب سے پہلے یہ بتائیں کہ سیاست کے لیے آپ نے بلوچستان عوامی پارٹی کا انتخاب کیوں کیا۔

جواب۔ سب سے پہلے میں آپ اور آپ کے ادارے کا ممنون ہوں کہ آپ نے میرے خیالات عوام تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو گزارش یہ ہے کہ بلوچستان وطن عزیز پاکستان کا سب سے اہم خطہ ہے یہاں سیاست اور عوام کو حقوق دلانے کیلئے بہت ساری شعبدہ بازیاں کی گئیں، اور مختلف بہانوں سے عوام کو اپنے گرد اکٹھا کیا گیا، حتیٰ کہ عوام نے اپنے حقوق کے لئے خون کے نذرانے تک دیے مگر افسوس بلوچستان کی صورتحال بہتر ہونے کی بجائے مزید بگڑتی گئی، نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں کے عوام احساس محرومی کا شکار

اور بلند بانگ دعووں کی سیاست پر یقین نہیں رکھتی بلکہ عمل پر یقین رکھتے ہیں، بلوچستان عوامی پارٹی کی مخلصی اور عوام سے محبت مجھے اس جماعت کی جانب کھینچ لائی، اگر ہم نے بلوچستان اور یہاں کے عوام کی خدمت کرنی ہے تو بلوچستان عوامی پارٹی ہی اس کے لیے وعدہ پلیٹ فارم ہے،

میں کسی دور حکومت نے توجہ نہیں دی ہے بجٹ میں ہیلتھ اور ایجوکیشن، امن وامان اور روزگار اور پسماندہ علاقوں کو ترقی دلانے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے بلوچستان حکومت نے پبلک ورکس پروگرام کو ترجیح دی

حکومت کی کوشش ہے کہ صوبہ میں اضلاع کو ایک دوسرے سے جوڑنے کے لئے سڑکوں

بلوچستان میں سیاست کا مستقبل روشن ہے اور بلوچستان عوامی پارٹی سے وابستہ ہیں

فراہم کرنا جس کیلئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان دن رات کوشاں ہیں کل کے

اقدامات اٹھائے انہوں نے محدود وسائل کے باوجود تفتان بارڈر اور دیگر ضروری مقامات پر بہترین انتظامات کیے ان کی بروقت انتظامات کی تعریف پوری دنیا نے کی اگر میر جام کمال خان فہم وفراست کا مظاہرہ نہیں کرتے تو آج پاکستان میں کورونا کی صورتحال یورپین ممالک سے زیادہ خطرناک

بلوچستان میں تعمیر وترقی کا عمل نہ صرف تیز ہوا بلکہ ان پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد ہوا صوبے میں امن وامان کی صورتحال مثالی ہے بے روزگاری پر قابو پانے کیلئے انقلابی اقدامات اٹھائے گئے، تعلیم کے فروغ اور یہاں تعلیم کے معیار بلند کرنے کے لیے ایسے اقدامات اٹھائے گئے جن کی بین

علاقے میں متعدد ترقیاتی منصوبے آپ کے مرہون منت ہیں اس پر کیا کہیں گے

جواب۔ کوئٹہ میرا شہر اور سریاب میرا علاقہ ہے جہاں میرا بچپن گزرا سریاب کی ترقی اور خوشحالی میری خوشحالی ہے میں عوام پر کوئی حسان نہیں کر رہا بلکہ اپنے گھر کو آباد کر رہا ہوں۔ میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان کا مشکور ہوں کہ میری تجویز پر سریاب کے علاقے میں متعدد ترقیاتی منصوبوں پر کام مکمل ہوا اور متعدد زیر تکمیل ہیں۔ میں بزات خود ان کاموں کی نگرانی کرتا ہوں ان منصوبوں میں سریاب کے معتبرین اور عوام کی تجاویز شامل ہیں، اور میرے دروازے سریاب کے عوام کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔ ان کی تجاویز اور مشوروں کا خیر مقدم کریں گے۔

سوال۔ میرحاجی نور اللہ لہڑی صاحب بلوچستان میں سیاست کے مستقبل کو کس طرح دیکھتے ہیں۔

جواب، بلوچستان کے عوام باشعور ہو چکے ہیں وہ اب مزید کسی کے بہکاوے میں نہیں ائے گے خالی خولی نعروں پر یقین نہیں رکھتی جس نے عوام نے 2018 کے انتخابات میں شعبدہ بازوں کو مسترد کرکے بلوچستان عوامی پارٹی کو سپورٹ کیا تھا اب انہیں راستہ اور کامیابی کی منزل مل گئی ہے بلوچستان میں سیاست کا مستقبل روشن ہے اور بلوچستان عوامی پارٹی سے وابستہ ہیں ملک میں جب بھی انتخابات میں ہوئے بلوچستان عوامی پارٹی کے نمائندے منتخب ہوں گے عوام کی امیدیں بلوچستان عوامی پارٹی سے وابستہ ہیں جو انشاءاللہ پوری بھی ہونگی۔

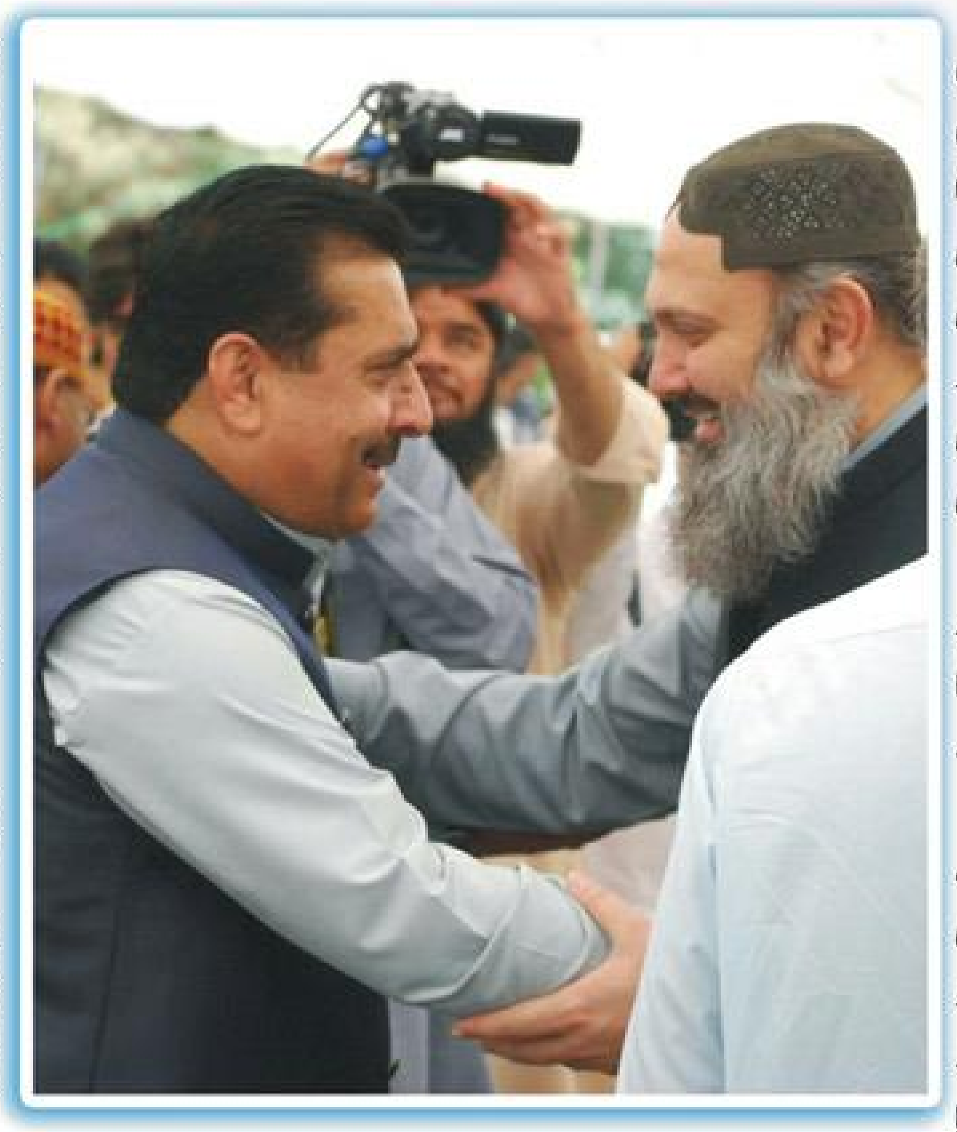

کا جال بچھایا جائے وفاقی حکومت کی جانب سے پی ایس ڈی پی میں شامل منصوبوں سے صوبہ میں ترقیاتی عمل کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا اور بلوچستان کی عوام ان منصوبوں کے ثمرات سے مستفید ہونگے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ میں وفاق کی جانب سے اتنے بڑے پیمانے پر انفراسٹکچر سڑکوں کی تعمیر کے منصوبے منظور

بلوچستان اور آج کے بلوچستان میں کا واضع فرق محسوس کیا جا سکتا ہے ماضی کی حکمرانوں نے عوام کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں دیا جب سے بلوچستان عوامی پارٹی نے اقتدار سنبھالا ہے عوامی مسائل حل کرنے کے لیے شب و روز محنت کر رہے ہیں جس کی وجہ سے بلوچستان انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ ترقی وخوشحالی کی طرف گامزن ہے۔

سوال۔ پوری دنیا سمیت پاکستان اور بلوچستان میں حالات اور سیاست کرونا وائرس کی نذر ہو چکے ہیں، آپ اس کے بارے میں کیا کہیں گے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا اور خوبصورت دنیا دی سب اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ جس طرح چاہے اس دنیا اور اس میں بسنے والے انسانوں کو کسی بھی قسم کے حالات جتلا کریں کرونا وائرس اللہ نے پیدا فرمائی یہ اس پاک ذات ہی جانتا

سوال۔ میرحاجی نور اللہ لہڑی صاحب حالیہ بجٹ کے بارے میں اپ کیا کہتے ہیں۔

جواب۔ میں سمجھتا ہوں حکومت بلوچستان نے مشکل معاشی صورتحال میں عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے۔ جس پر وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان کو عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں، حالانکہ کورونا وائرس کے باعث ملکی اور پھر صوبائی معیشت تباہ ہو کر رہے گئی ہیں اس کے باوجود حکومت نے بجٹ میں عوام کو ریلیف دیا ہے۔ صوبائی بجٹ میں صوبے کے بے روزگار نوجوانوں ہے پروگرام سے مختلف شعبوں میں روزگار کے مواقعے پیدا ہوں گے۔ محکمہ صحت کے شعبوں کے کیے گئے ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان

ہوتی، بلاشبہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان خراج تحسین اور مبارک باد کے مستحق ہیں قابل فخر بات یہ ہے کہ کرونا وائرس کے باوجود وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے حکومتی امور یعنی عوام کی خدمت اور صوبے کی تعمیر وترقی کا عمل بھی جاری رکھا جس پر بلوچستان کے عوام ان کے شکرگزار ہیں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

الاقوامی اداروں نے تعریف کی صوبے میں متعدد میگا پروجیکٹس وفاق کے تعاون سے زیر تکمیل ہیں، جن میں میر جام کمال خان کی کاوشیں قابل تعریف ہے حکومتی اقدامات کے سبب صوبے میں بے یقینی کی صورتحال ختم ہوئی میں سمجھتا ہوں، بلکہ یہ امر ثابت ہے کہ موجودہ حکومت بے مثال اور میر جام کمال خان بلوچستان اور یہاں کے

جب سے بلوچستان عوامی پارٹی نے اقتدار سنبھالا ہے عوامی مسائل حل کرنے کیلئے شب وروز محنت کررہے ہیں جس کی وجہ سے بلوچستان انتہائی تیز رفتاری کیساتھ ترقی وخوشحالی کی طرف گامزن ہے

کے لیے 6840 نئے اسامیوں کا اعلان کیا جس سے بے روزگاری پر کافی حد تک قابو پایا جاسکے گا، صوبائی بجٹ میں نئے ترقیاتی منصوبوں کیلئے 56 ارب روپے جبکہ پرانے جاری اسکیمات کیلئے 50 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں اس کے علاوہ غیر ترقیاتی مد میں 309 ارب روپے رکھے گئے

کی ترقی کیلئے غیر ترقیاتی مد میں 31.405 ارب رکھے گئے ہیں جو گزشتہ سال کی نسبت 32 فیصد زیادہ ہے اس کے علاوہ کہ کورونا کے خاتمے کے بعد صوبے کو معاشی وسماجی اثرات سے بچانے کیلئے 3 ارب روپے رکھے گئے ہیں صوبے میں ٹڈی دل کی قدرتی آفت سے نمٹنے کیلئے

جام کمال کی قیادت میں وزیراعظم عمران خان سے ملاقات اور ان کی یقین دہانی رنگ لانے لگی ہے سابقہ ادوار میں صوبے کے لئے قوم پرست جماعتوں کی جانب سے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے بلوچستان پسماندگی کا شکار ہوا ہم نے الیکشن میں عوام سے ترقیاتی کاموں کے لئے ووٹ

ہے تاہم احتیاط بات اور ایس او پیز پر عمل کرکے کرونا وائرس سے محفوظ رہا جا سکتا ہے بلاشبہ کرونا وائرس نے بلوچستان کی متعدد اہم شخصیات کو ہم سے جدا کیا جو ملک وقوم کے لئے اہم تھے، میری دعا ہے کہ اللہ پاک نبی نوانسان کو جلد اس عذاب سے نجات دلائے اور تمام انسانوں کو اس سے محفوظ فرمائیں

سوال۔ میرحاجی نور اللہ لہڑی صاحب صوبائی حکومت کی کارکردگی اور اپوزیشن کے کردار وار کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

جواب۔ آپ کے سوال کا جواب آئینے کی طرح بالکل صاف ہے بلوچستان میں جتنی بھی حکومتیں گزری ان کا اور جام کمال خان کی حکومت کا موازنہ کریں تو واضع جواب

عوام کے لئے مسیحا ثابت ہوئے ہوئے۔ اس بہترین اور تاریخی کامیابی نے نام نہاد اپوزیشن کو رنج وغم میں مبتلا کر دیا ہے، انھیں اپنے مستقبل کی فکر پڑگئی ہیں۔ اپوزیشن میں وہ جماعتیں شامل ہیں جو ماضی میں صوبے میں حکمرانی کر چکے ہیں۔ ان کے پاس بلا جواز شور شرابہ کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے

سوال۔ میرحاجی نور اللہ لہڑی صاحب عوام کے لیے کوئی پیغام

سب سے پہلے تو میری عوام سے یہ درخواست ہے کہ کرونا وائرس قدرتی آفت ہیں جس کا مقابلہ فہم وفراست اور شعور سے کیا جا سکتا ہے حکومت کی جاری کردہ ایس او پیز پر سختی سے عمل کریں عوام سے میری درخواست ہے کہ بلوچستان عوامی پارٹی اور وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کے ساتھ مزید مضبوط کرے اور اپنے اور بلوچستان کے مستقبل کو روشن کریں۔